عمران سیریز

حصہ اوّل

ماریا سیکشن

مظہر کلیم

عمران اپنے فلیٹ کے سٹنگ روم میں بیٹھا اخبارات کے مطالعے میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"صبح بخیر۔ منکسی علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"...... عمران نے بڑے نرم لہجے میں کہا۔

"صبح بخیر۔ عمران صاحب میرا نام عبدالرشید زخمی ہے۔" دوسری طرف سے ایک منمناتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ ویری سوری جناب زخمی صاحب۔ میں سائنس کا ڈاکٹر ہوں طب کا نہیں۔ آپ کو جس نے بھی میرے بارے میں بتایا ہے اس نے یقیناً آپ کو تفصیل نہیں بتائی۔ آپ کسی اچھے سے طب کے ڈاکٹر کو فون کریں تاکہ آپ کے زخموں کا درست علاج ہو سکے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ حالانکہ سمجھ گیا تھا کہ عبدالرشید صاحب جسمانی طور پر زخمی نہیں ہیں بلکہ ان کا تخلص زخمی ہے۔

"اوہ اچھا۔ بہت شکریہ"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران اس طرح حیرت سے رسیور کو دیکھنے لگا جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ واقعی عبدالرشید زخمی کی آواز اسی رسیور سے آ رہی تھی۔

"سلیمان۔ جناب آغا سلیمان پاشا صاحب"...... عمران نے رسیور رکھ کر اونچی آواز میں کہا۔

"زخمیوں کو کورا جواب نہیں دیا جاتا بلکہ ان کی مرہم پٹی کی جاتی ہے"...... سلیمان نے دور سے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حقیقی حیرت کے تاثرات تھے۔

"کیا مطلب۔ فون میں نے سنا ہے اور آواز وہاں کچن میں

تمہارے کانوں میں کیسے پہنچ گئی"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بڑی بیگم صاحبہ کا خیال ہے کہ جوان اور کنواروں کے لیے ٹیلی فون شیطانی آلہ ثابت ہو سکتا ہے اس لیے کنواروں کے فون باقاعدگی سے چیک کیے جائیں"...... سلیمان نے اس بار سٹنگ روم میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر شرارت بھری مسکراہٹ موجود تھی۔

"تو تم چیک کر رہے تھے۔ مگر کیسے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بڑی بیگم صاحبہ نے سپرنٹنڈنٹ فیاض کو حکم دے کر ایک آلہ اس سے منگوا کر مجھے بھجوایا ہے۔ یہ آلہ کافی وسیع رینج میں ہونے والی فون کالز کو نہ صرف رسیو کرتا ہے بلکہ چاہو تو ٹیپ بھی کر سکتا ہے"۔ سلیمان نے ایک طرف موجود ٹرالی کو میز کے ساتھ لگا کر چائے کے خالی برتن اس پر رکھتے ہوئے کہا۔

"کہاں ہے وہ آلہ"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"بڑی بیگم صاحبہ کا حکم ہے کہ آپ کو اس کے بارے میں معلوم نہیں ہونا چاہیے۔ اس لیے سوری"...... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"سنو۔ وہ آلہ لا کر مجھے دو ورنہ تم جانتے ہو کہ تمہارے ساتھ کیا ہو سکتا ہے"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"بڑی بیگم صاحبہ سے اجازت لے لوں۔ پھر لا دوں گا۔ اور سنیں مجھ پر اس طرح غرانے کی ضرورت نہیں۔ میں بڑی بیگم صاحبہ کا بے حد لاڈلا ہوں"...... سلیمان نے کہا۔ وہ بھلا کہاں عمران کے داؤ میں آنے والا تھا۔

"میں تم سے آخری بار کہہ رہا ہوں کہ وہ آلہ لا کر دو" .... عمران نے اس بار غصیلے لہجے میں کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ بڑی بیگم صاحبہ کا خیال درست ہے۔ آپ کے دل میں چور ہے ورنہ آپ اس طرح سنجیدہ نہ ہوتے۔ جب آپ فون پر کوئی غلط بات نہیں کرتے تو پھر آپ کو اس طرح سنجیدہ ہونے کی ضرورت ہی نہیں" .... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ میری کیا حیثیت ہے اور کس قدر اہم اور ضروری باتیں میں فون پر کرتا ہوں تم جلدی سے وہ آلہ لا کر مجھے دو ورنہ تمہیں وہ سزا دی جائے گی جو کسی ملک دشمن کو دی جاتی ہے" .... عمران نے لہجے کو مزید سنجیدہ کرتے ہوئے کہا۔

"وہ کیا کہتے ہیں حکیم سے نبض نہیں چھپائی جا سکتی۔ مجھ سے زیادہ اور کسے معلوم ہوگی آپ کی حیثیت۔ عمر گزر گئی ہے اس دشت کی سیاحی میں" .... سلیمان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"سلیمان" .... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں سلیمان کو گھورتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ آپ واقعی سنجیدہ ہیں لیکن آپ خود سوچیں کہ سنجیدہ ہونے سے تو کچن کا کاروبار نہیں چل سکتا۔ کیا اب میں آپ کی سنجیدگی کو ہنڈیا میں پکاؤں" .... سلیمان نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تمہیں واقعی سزا دینا پڑے گی"۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"بڑی بیگم صاحبہ سے پوچھ لیں۔ ایسا نہ ہو کہ آپ کو پچھتانا پڑے اور بزرگ کہتے ہیں کہ پرہیز علاج سے بہتر ہوتا ہے اگر آپ میں ہمت نہیں تو میں آپ کی بات بڑی بیگم صاحبہ سے کرا دیتا ہوں" ....

سلیمان نے کہا۔ وہ بھلا کہاں آسانی سے باز آنے والا تھا۔

"تم وہ آلہ بے شک واپس لے جانا لیکن مجھے دکھاؤ تو سہی"۔ عمران نے اس بار نرم لہجے میں کہا کیونکہ اسے سمجھ نہ آ رہی تھی کہ وہ سلیمان کو کیسے راضی کرے۔

"آلہ آپ کے سامنے کتنی دیر سے موجود ہے۔ اچھی طرح دیکھ لیں"...... سلیمان نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب"...... عمران نے چونک کر کہا اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسے واقعی سلیمان کی بات سمجھ نہ آئی تھی۔

"آپ صبح سیر کے لیے گئے ہوئے تھے کہ آپ کی غیر موجودگی میں عبدالرشید زخمی صاحب کا فون آیا۔ وہ آپ سے کوئی ضروری بات کرنا چاہتا تھا۔ میں نے اسے بتایا کہ آپ سیر کے لیے گئے ہوئے ہیں اس لیے دو گھنٹے بعد فون کرنا۔ اب آپ نے فون پر عبدالرشید زخمی کا نام لیا تو اس کی آواز کچن تک پہنچ گئی اور میں سمجھ گیا کہ یہ وہی صاحب ہیں"...... سلیمان نے اپنی بات کی وضاحت کرتے ہوئے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"اس سارے ڈرامے کی کیا ضرورت تھی تم سیدھی طرح یہ بات پہلے نہیں بتا سکتے تھے"...... عمران نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"آپ کی ٹیم کے تمام ارکان کو آپ سے یہی شکایت ہے کہ آپ سیدھی طرح ان کو کوئی بات نہیں بتاتے اور ادھر ادھر کی باتیں کر کے انہیں زچ کرتے رہتے ہیں اسی لیے بزرگ کہتے ہیں کہ آدمی جو کچھ بوتا ہے سو وہی کچھ کاٹتا ہے"...... سلیمان نے بڑے فلسفیانہ انداز میں بات کرتے ہوئے کہا اور ٹرالی دھکیلتا ہوا جلدی سے سٹنگ روم سے باہر نکل گیا اور عمران اس کے خوبصورت جواب پر بے اختیار

مسکرا دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"......... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"عبدالرشید زخمی بول رہا ہوں جناب۔ میں نے بڑی کوشش کی ہے کہ کوئی ایسا ڈاکٹر مل جائے جو دل کے زخموں کی مرہم پٹی کر سکے لیکن سب نے کورا جواب دیا ہے اس لئے مجبوراً پھر آپ کو فون کر رہا ہوں"........ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا صبح بھی آپ نے فون کیا تھا"....... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں یہ میرا تیسرا فون ہے اور اب میرے پاس فون کرنے کے پیسے بھی نہیں ہیں جبکہ زخموں سے اب ٹیسیں اٹھنا شروع ہو گئی ہیں"...... دوسری طرف سے انتہائی دکھ بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"آپ کو یہ نمبر کس نے دیا ہے"........ عمران نے پوچھا۔

"سیکرٹری وزارت خارجہ سر سلطان نے"......... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا مطلب۔ سر سلطان نے۔ مگر کیوں۔ آپ کا ان کیا تعلق"..... عمران نے کہا اس کے لہجے میں حقیقی حیرت تھی۔

"جناب۔ سر سلطان میرے ماموں کے خالو کے بھتیجے چچا کے بیٹے ہیں"........ دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"انہوں نے آپ کو میرے فلیٹ کا ایڈریس بھی بتا دیا ہوگا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا کیونکہ وہ سمجھ گیا تھا کہ عبدالرشید زخمی صاحب بھی اسی قبیل کے آدمی ہیں۔

"جی ہاں۔ لیکن انہوں نے بتایا تھا کہ فلیٹ سنٹرل انٹیلی جنس کے

سپرنٹنڈنٹ کی ملکیت ہے اور میں سرکاری مقامات پر جانے سے بہت گھبراتا ہوں“...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

”آپ اطمینان سے آئیں۔ یہ فلیٹ سوپر فیاض کی ذاتی ملکیت ہے سرکاری نہیں“...... عمران نے کہا۔

”مگر میں ٹیکسی کا کرایہ کہاں سے دوں گا“...... دوسری طرف سے ایسے انداز میں کہا گیا جیسے وہ یہ کہتے ہوئے بڑی شرمندگی محسوس کر رہا ہو۔

”آپ بے شک ٹیکسی خرید کر آجائیں۔ آغا سلیمان کے پاس بہت دولت ہے۔ منعت ہو جائے گی“...... عمران نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

”اوہ۔ پھر تو میں ٹرک خرید کر آجاتا ہوں۔ چلو بعد میں میرے کام تو آئے گا“...... دوسری طرف سے کہا گیا اور ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

”سلیمان کیا تم ان زٹمی صاحب کو جانتے ہو“...... عمران نے رسیور رکھ کر اونچی آواز میں کہا۔

”جی ہاں۔ سامنے والی بلڈنگ میں رہتے ہیں۔ ابھی یہاں شفٹ ہوئے ہیں اور کسی اخبار میں کام کرتے ہیں“...... سلیمان نے جواب دیا۔

”اس کا مطلب ہے یہ سب شرارت تمہاری ہے۔ تم نے اسے سر سلطان کا حوالہ دینے کو کہا ہو گا“...... عمران نے کہا۔

”نہیں صاحب۔ وہ واقعی سر سلطان کے دور کے رشتہ دار ہیں“۔ سلیمان نے جواب دیا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لیے اور ایک بار پھر اخبار کے مطالعہ میں مصروف ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد کال

بیل کی آواز سنائی دی۔

"نزک کی رقم لے کر جانا" .... عمران نے اونچی آواز میں سلیمان سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"اب اتنے بھوکے بھی نہیں ہیں وہ" .... راہداری میں چلتے ہوئے سلیمان کی آواز سنائی دی۔

"کون ہے" .... دروازہ کھولنے سے پہلے سلیمان نے اونچی آواز میں کہا۔

"عبدالرشید زشی" .... علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) سے ملاقات طے ہے میری" .... دوسری طرف سے کہا گیا تو سلیمان نے دروازہ کھول دیا۔

"یہ طے حرف ط والا ہے یا ت والا۔ میرا مطلب ہے ملاقات تہہ کر کے جیب میں تو نہیں رکھی ہوئی" .... سلیمان نے کہا تو عمران اس کے خوبصورت مذاق پر بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ وہ ان دونوں کے درمیان ہونے والی باتیں صاف سن رہا تھا۔

"یہ بات تو علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہی بتا سکتے ہیں۔ میں تو اتنا پڑھا لکھا نہیں ہوں" .... عبدالرشید زشی نے جواب دیا تو عمران اس شخص کی حاضر جوابی کا قائل ہو گیا۔ سلیمان اسے ڈرائنگ روم میں بٹھا کر سٹنگ روم کے دروازے پر آیا اور اس نے انگلی کو کنپٹی کے قریب رکھ کر اس طرح گھمایا جیسے کہہ رہا ہو کہ آنے والے کا ذہنی توازن درست نہیں ہے عمران مسکراتا ہوا اٹھا اور ڈرائنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ" .... عمران نے ڈرائنگ روم میں داخل ہوتے ہی بے حد خشوع وخضوع سے سلام کرتے ہوئے کہا تو سامنے صوفے پر بیٹھا ہوا ایک ادھیڑ عمر آدمی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ"۔۔۔۔۔ واہ بڑے عرصے بعد پورا سلام سنا ہے"۔۔۔۔۔ اس آدمی نے مسکراتے ہوئے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"فرمایئے۔ میں کیا خدمت کر سکتا ہوں"۔۔۔۔۔ عمران نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ واقعی خدمت کریں گے"۔۔۔۔۔ عبدالرشید زخمی نے کہا۔

"جی ہاں۔ اگر آپ کہیں تو میں اپنی خدمات کی پوری فہرست پیش کروں"۔۔۔۔۔ عمران نے ایک بار پھر مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ آپ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بطور فری لانسر کام کرتے ہیں اور سر سلطان نے مجھے بتایا تھا کہ آپ انتہائی محب وطن بھی ہیں اس لیے خدمات کی فہرست تو آپ سر سلطان کو پیش کر دیں میرا تو صرف چھوٹا سا کام ہے"۔۔۔۔۔ عبدالرشید زخمی نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"آپ کام بتائیں"۔۔۔۔۔ عمران نے چونکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"دراصل پاکیشیا پر ایٹمی حملے کی انتہائی گہری اور خطرناک سازش ہو رہی ہے اور یہ سازش اسرائیل کر رہا ہے لیکن وہ براہ راست اس میں شامل نہیں ہے۔ وہ صرف سرپرستی کر رہا ہے۔ اصل کام ایک اور تنظیم کاسمک ویب یا سی ڈبلیو کر رہی ہے۔ پاکیشیا پر کامیاب حملہ صرف اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ پاکیشیا کے گرد موجود سراکس ریز کے حصار صرف چند لمحوں کے لیے ہی کیوں نہ بریک ہو کیونکہ اس حصار کو کوئی بھی ایٹمی میزائل کراس ہی نہیں کر سکتا اور اس کے لیے یہ کاسمک ویب پاکیشیا کے ہمسایہ ملک کافرستان کے قریب سمندر میں موجود جزیرہ کانڈل میں ایک زیر زمین لیبارٹری بنا رہے ہیں اور یہ لیبارٹری تیار ہو چکی ہے البتہ اس میں مشینری ابھی نصب نہیں ہوئی۔

جیسے ہی مشینری نصب ہو گی پاکیشیا پر ایٹمی حملے کی کارروائی کا آغاز کر دیا جائے گا اور جس وقت ایٹمی میزائل فائر ہو جائے گا"...... عبدالرشید زخمی نے بڑے سنجیدہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا تو عمران حیرت بھری نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔

"آپ کو یہ سب کچھ کیسے معلوم ہوا"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"نجوم سے"...... عبدالرشید زخمی نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"نجوم۔ وہ کون ہے"...... عمران نے چونکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"نجم عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں ستارہ اور نجوم اس کی جمع ہے جس کا مطلب ہوا ستارے"...... عبدالرشید زخمی نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران نے اس انداز میں سر ہلا دیا جیسے اسے بھی سلیمان کی بات پر یقین آ گیا ہو کہ عبدالرشید زخمی کا دماغی توازن واقعی درست نہیں۔

"اوہ۔ تو آپ نجومی ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی نہیں۔ میں تو زخمی ہوں اور یہ بھی بتا دوں کہ اپنے طور پر انسان کو بہت کچھ بتاتے رہتے ہیں۔ یہ اور بات ہے کہ جو انسان ان کی باتوں پر توجہ دیتا ہے ان کی بات سمجھ جاتا ہے اور جو نہیں دیتا وہ نہیں سمجھتا"...... عبدالرشید زخمی نے کہا۔ اسی لمحے سلیمان ٹرالی دھکیلتا ہوا ڈرائنگ روم میں داخل ہوا۔ ٹرالی پر چائے کے برتن اور پلیٹ میں سنیکس موجود تھے۔ اس نے چائے کی دو پیالیاں بنا کر ایک عبدالرشید زخمی کے سامنے اور دوسری عمران کے سامنے رکھ دی۔

"کیا آپ نے یہ ساری بات سر سلطان کو بتائی تھی"...... عمران نے کہا۔

"جی نہیں۔ میں نے انہیں کہا تھا کہ یہودی پاکیشیا کے خلاف انتہائی گہری سازش کر رہے ہیں اور وہ پاکیشیا پر ایٹمی حملہ کرنے والے ہیں اس لیے آپ بتا دیں کہ اس سازش کو کون ناکام بنا سکتا ہے تو انہوں نے مجھے آپ کا فون نمبر اور ایڈریس بتا دیا"۔ عبدالرشید نے چائے کا گھونٹ بھرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے آپ بے فکر رہیں۔ میں اس سازش کے خلاف کام کروں گا۔ ویسے یہ بات آپ سر سلطان سے پوچھنے کی بجائے علم نجوم سے بھی معلوم کر سکتے تھے"...... عبدالرشید زخمی نے جواب دیا۔

"اگر آپ کہیں تو میں آپ کے لیے کھانا تیار کروا دوں"۔ عمران نے کہا۔

میں نے گزشتہ دو سالوں سے کھانا نہیں کھایا اس لیے شکریہ"...... عبدالرشید زخمی نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ دو سالوں سے کھانا نہیں کھایا۔ کیا واقعی"۔ عمران نے چونکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جی ہاں بس فاسٹ فوڈ پر گزارا کرتا ہوں"...... عبدالرشید نے جواب دیا عمران ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"آپ کی رہائش کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"دارالحکومت کے نواح میں ایک قبرستان ہے جسے کوریہ قبرستان کہا جاتا ہے۔ خاصہ وسیع و عریض ہے۔ اس کے اندر ایک قبر میں رہتا ہوں"...... عبدالرشید زخمی نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ واقعی بہترین جگہ ہے۔ میں نے ایک کوٹھی کے باہر جادہ خاموش لکھا ہوا دیکھا تھا اور سب جانتے ہیں کہ جادہ خاموش قبرستان کو کہا جاتا ہے۔ یہ اور بات ہے کہ بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ اس کوٹھی کے مالک شاعر ہیں اور جس طرح آپ کا تخلص زخمی ہے اس

طرح ان کا تعلق خاموش تھا اور چارہ خاموش کا مطلب خاموش کی رہائش گاہ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہو گا لیکن میں حقیقی قبر میں رہتا ہوں"...... عبدالرشید زخمی نے کہا۔

"کتنی بڑی ہے یہ قبر"...... عمران نے پوچھا۔

"دو منزلہ ہے۔ ایک گراؤنڈ فلور ہے اور ایک تہہ خانہ ہے"۔

عبدالرشید زخمی نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"اگر آپ کہیں تو میں آپ کو کسی اچھے سے مینٹل ہسپتال میں داخل کروادوں"...... عمران نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

"اگر ابھی حملہ ہوا تو پھر ملاقات ہو گی۔ اچھا خدا حافظ"۔

عبدالرشید زخمی نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد بیرونی دروازہ کھلنے اور پھر بند ہونے کی آواز سنائی دی تو عمران نے ایک طویل سانس لیا اور ڈرائینگ روم سے نکل کر سٹنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔

"سلیمان"...... عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

"جی صاحب"...... سلیمان نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"تم ان صاحب کو کب سے جانتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"آج صبح فون سننے کے بعد سے"...... سلیمان نے جواب دیا۔

"پھر تمہیں کیسے معلوم کہ یہ سر سلطان کے دور کے رشتہ دار ہیں"...... عمران نے کہا۔

"سر سلطان کا فون آیا تھا اور انہوں نے کہا کہ عبدالرشید زخمی ان کا دور کا رشتہ دار ہے اور ذہنی طور پر کھسکا ہوا ہے اس لئے عمران سے کہنا کہ وہ اسے اس انداز میں ڈیل کرے کہ وہ انہیں دوبارہ تنگ نہ

کرے"۔۔۔۔۔۔۔۔ سلیمان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم نے مجھے بتایا ہی نہیں۔ کیوں"۔۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اس لئے کہ مجھے معلوم ہے کہ ایک جیسی ذہنی کیفیت کے لوگ خود ہی ایک دوسرے کو ڈیل کر لیتے ہیں"۔۔۔۔۔۔۔۔ سلیمان نے کہا۔

تو عمران اس کے خوبصورت جواب پر بے اختیار ہنس پڑا اور سلیمان تیزی سے سٹنگ روم سے نکل کر کچن کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد عمران نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنا شروع کر دیئے۔

"پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ"۔۔۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سرسلطان کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"سیکرٹری صاحب آفس تشریف لے آئے ہیں یا نہیں"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ عمران صاحب آپ۔ صاحب ابھی تشریف لائے ہیں میں بات کراتا ہوں"۔۔۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے پی اے نے عمران کی آواز سنتے ہی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"ہیلو۔ سلطان بول رہا ہوں"۔۔۔۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد سرسلطان کی آواز سنائی دی۔

"کھسکا ہوا علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو سرسلطان بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

"واقعی۔ اتنی ڈگریاں حاصل کرنے کے بعد آدمی کھسک جاتا ہے اور تمہارے اس لقب سے معلوم ہوتا ہے کہ تمہاری ملاقات عبدالرشید ذہنی سے ہو چکی ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔ سرسلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

بہت بوری ملاقات تھی۔ ویسے یہ صاحب آپ کے کتنے دور کے عزیز ہیں"...... عمران نے کہا۔

"جتنے قریب کے تم ہو"...... سر سلطان نے بے ساختہ جواب دیا تو عمران سر سلطان کے اس خوبصورت جواب پر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"ویسے مجھے آپ پر ترس آ رہا ہے کیونکہ جس کے دور کے اور قریب کے دونوں عزیز کھسکے ہوں تو اس کی اپنی کیا حالت ہوگی"...... عمران نے کہا۔

'اسی لیے تو حکومت کی طرف سے ایک دوسرا عطیہ میں دیا گیا ہے"...... سر سلطان نے کہا تو عمران ان کے اس گہرے جواب پر بے اختیار ہنس پڑا۔

""آپ کی حاضر جوابی بتا رہی ہے کہ آج آپ واقعی موڈ میں ہیں۔ بہرحال آپ کے اس رشتہ دار نے بہت خوفناک سازش کا انکشاف کیا ہے۔ کیا خیال ہے اس بارے میں چیف کی طرف سے صدر کو آگاہ کیا جائے"...... عمران نے کہا۔

"بالکل کیا جانا چاہیے تاکہ صدر صاحب قومی اسمبلی کا اجلاس طلب کرنے پر مجبور ہو جائیں کہ چیف صاحب کھسک جائے تو پھر کیا ہونا چاہیے"...... سر سلطان نے جواب دیا۔

"چلو اچھا ہے۔ آپ کی ریٹائرمنٹ کے بعد آپ کی جگہ چیف کو مل جائے گی اور چیف کی جگہ مجھے"...... عمران نے کہا۔

"یہ تو اسی وقت معلوم ہوگا کہ کسے کون سی جگہ ملتی ہے۔ بہرحال ایک بات بتا دوں کہ عبدالرشید زخمی سالوں بعد فون کرتا ہے لیکن اس نے آج تک جو بات بھی کی ہے وہ درست ثابت ہوئی ہے"...... اس بار سر سلطان نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران چونک پڑا۔

''کیا مطلب'' ...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
کئی سال پہلے اس نے مجھے رات کو ایک بجے فون کر کے بتایا کہ کل
سورج نکلے گا اور واقعی سورج نکل آیا۔ اسی طرح چھ ماہ پہلے اس نے
مجھے فون کر کے کہا کہ میں سرکاری دورے پر جاؤں گا اور پھر ایک ہفتے
بعد میں سرکاری دورے پر چلا گیا'' ۔ سر سلطان نے کہا تو عمران سمجھ گیا
کہ وہ واقعی آج موڈ میں ہیں۔
''واہ پھر تو مجھے ان کا شاگرد ہونا چاہیے'' ...... عمران نے کہا۔
''بے شک ہو۔ میری طرف سے اجازت ہے۔ میں نے ایک
ضروری میٹنگ اٹنڈ کرنی ہے اس لیے اللہ حافظ'' ...... دوسری طرف
سے سر سلطان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے
بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور پھر اچانک ایک خیال کے آتے ہی
اس نے کریڈل پر ہاتھ رکھا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس
کرنے شروع کر دیئے۔
''نازران بول رہا ہوں'' .... رابطہ قائم ہوتے ہی نازران کی آواز
سنائی دی۔
''علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بدبان خود بلکہ
بزبان خود بول رہا ہوں'' ...... عمران نے اپنے مخصوص لہجہ گفتگو میں
کہا۔
''اوہ عمران صاحب آپ۔ آج صبح صبح کیسے یاد آ گیا ہوں'' ۔
دوسری طرف سے نازران نے خوشگوار لہجے میں کہا۔
''مجھے بتایا گیا ہے کہ کافرستان کے جغرافیے کے ماہر سمجھے جاتے
ہو اس لیے یہ بتاؤ کہ کیا کافرستان کے قریب کوئی جزیرہ کانڈل بھی
ہے'' .... عمران نے کہا۔
''جی ہاں ہے۔ خاصا بڑا اور آباد جزیرہ ہے۔ کیوں۔ آپ کیوں

پوچھ رہے ہیں کیا کوئی خاص بات ہے"...... ناٹران نے جواب دیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ کس ٹائپ کا جزیرہ ہے۔ میرا مطلب ہے کہ وہاں کون لوگ آباد ہیں ماہی گیر یا عام لوگ"...... عمران نے کہا۔

"یہ جزیرہ بین الاقوامی سمندری حدود میں واقع ہے۔ پہلے اس پر کافرستان کا قبضہ تھا لیکن پھر بین الاقوامی دباؤ پر کافرستان کو اپنا قبضہ ختم کرنا پڑا لیکن اب بھی اس پر کافرستان انتظامیہ کا قبضہ ہے اور یہاں بہت سے سیاح آتے جاتے رہتے ہیں"...... ناٹران نے جواب دیا۔

"او کے۔ ٹھیک ہے۔ اللہ حافظ"...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا دیا۔ اس کی پیشانی پر شکنیں سی ابھر آئی تھیں کیونکہ اسے جزیرے کے متعلق معلوم نہیں تھا اور نہ ہی وہ اس کا نام جانتا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ عبدالرشید زخمی نے ویسے ہی کوئی فرضی نام بتایا ہوگا لیکن اب ناٹران نے جو کچھ بتایا تھا اس نے اسے تشویش میں مبتلا کر دیا تھا۔

"ہو سکتا ہے کہ عبدالرشید زخمی نے اس جزیرے کا نام سنا ہوا ہو"...... عمران نے خود کلامی کے انداز میں کہا اور پھر چند لمحے کریڈل پر ہاتھ رکھ کر وہ سوچتا رہا اور پھر اس نے ہاتھ ہٹایا اور ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیے۔

"داور بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی سر داور کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران ڈی ایس سی۔ ایم ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"کمال ہے۔ اتنی ڈگریاں حاصل کرنے کے باوجود تم بولنے کے قابل رہ گئے ہو ورنہ یقین نہیں آتا کہ تم کچھ بول سکو"...... سر داور

نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کمال ہے۔ آج کا دن شاید نہایت ہی خوشگوار ہے کہ پہلے سر سلطان نے بھی آپ کی طرح خوشگوار موڈ میں باتیں کی اور اب آپ کا موڈ بھی انتہائی خوشگوار ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"خوشگواریت اس لیے ہے کہ صبح صبح تمہاری آواز جو سننے کو مل گئی ہے"...... سر داور نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ بتائیں کہ کیا پاکیشیا کے گرد ہراسکس ریز کا حصار موجود ہے تاکہ پاکیشیا پر ایٹمی حملہ نہ ہو سکے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ مگر تمہیں کس نے یہ بات بتائی ہے یہ تو ٹاپ سیکرٹ ہے"...... سر داور نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ اس کا خیال تھا کہ سر داور اس ریز کا نام سنتے ہی اس کا مذاق اڑائیں گے۔ لیکن سر داور نے عبدالرشید زخمی کی بات کی تائید کر دی۔

"کیا مطلب۔ کیا واقعی"...... عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اب تم سے تو کچھ نہیں چھپایا جا سکتا۔ لیکن تمہیں کس نے بتایا ہے کیونکہ یہ ہمارے ڈیفنس کا بنیادی نقطہ ہے اور اس لیے اسے ٹاپ سیکرٹ رکھا گیا"...... سر داور نے کہا۔

"ان ریز کا حصار کب سے قائم ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"گزشتہ دو سالوں سے"...... سر داور نے جواب دیا۔

"مگر یہ ریز کس قسم کی ہیں۔ میں تو ان کا نام بھی پہلی بار سن رہا ہوں"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یہ ریز دو سال قبل ڈاکٹر کرامت علی کے ایک تجربے کے دوران دریافت ہوئیں۔ پھر ان پر مزید ریسرچ کی گئی تو ان ریز کی یہ خصوصیت سامنے آئی کہ یہ ریز زمین سے لے کر آسمان تک انتہائی طویل مدت تک چادر کی صورت میں قائم رہتی ہیں۔ البتہ ان ریز سے ہر چیز کراس کر جاتی ہے لیکن یہ ریز ایٹمی مواد کو ناکارہ بنا دیتی ہیں جب ان پر باقاعدہ تجربات کیے گئے تو پتا چلا کہ اگر ایٹمی ہتھیار کو ان ریز میں سے گزارا جائے تو وہ ناکارہ ہو جاتا ہے۔ چنانچہ پاکیشیا کو ایٹمی حملے سے بچانے کے لئے ان ریز کو پاکیشیا کے گرد پھیلا گیا اور یہ حصار اب بھی قائم ہے اور اس کے بارے میں صرف ڈاکٹر کرامت علی مجھے اور صدر صاحب کو ہی معلوم ہے۔ ہم تینوں کے علاوہ اور کسی کو اس بارے میں علم نہیں ہے"...... سرداور نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن ان ریز کا نام کس نے رکھا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"ڈاکٹر کرامت علی نے کیونکہ جس مادے سے یہ ریز دریافت ہوئی ہیں وہ غیر ارضی مادہ ہے اور ایک شہاب ثاقب کی وجہ سے دریافت ہوا تھا اور اس کا نام سرا سمکس رکھا گیا تھا"...... سرداور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"حیرت ہے۔ میں تو سمجھ رہا تھا کہ آپ یہ نام سن کر میرا مذاق اڑائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن تم تو بتاؤ کہ تمہیں اس بارے میں کیسے علم ہوا"۔ سرداور نے کہا تو عمران نے عبدالرشید زخمی کے بارے میں بتا دیا اور ساتھ ہی اس سازش کے بارے میں بھی بتا دیا۔

"اوہ ۔اوہ ۔ یہ تو انتہائی خطرناک سازش ہے۔ اس طرح تو پاکیشیا مکمل طور پر تباہ ہو جائے گا"...... سرداور نے انتہائی پریشان

ے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے آپ ڈاکٹر کرامت علی کا فون نمبر دیں اور انہیں میرے بارے میں بھی بتا دیں"...... عمران نے کہا۔

"مگر وہ تو چار ماہ پہلے وفات پا چکے ہیں"...... سر داور نے جواب دیا تو عمران چونک پڑا۔

"اوہ۔ پھر ان ریز کا کنٹرول کس کے پاس ہے"...... عمران نے کہا۔

"کنٹرول کیا ہونا ہے۔ بس یہ حصار قائم ہے۔ البتہ سرکاری طور پر کنٹرول میرے پاس ہے"...... سر داور نے جواب دیا۔

"مگر اسرائیل کو اس بارے میں کیسے علم ہو گیا۔ وہ اس کا توڑ کیسے کر رہے ہیں"...... عمران نے کہا۔

یہ بات تو میری سمجھ میں نہیں آ رہی۔ اس کا تو کوئی توڑ ہی نہیں ہے اور پھر جب ان کی تفصیلات کا کسی کو علم نہیں ہے تو ان کا توڑ کیسے تیار ہو سکتا ہے اور پھر اس آدمی کو کیسے اس ساری بات کا علم ہو گیا ...... سر داور نے انتہائی پریشان لہجے میں کہا۔

"کچھ نہ کچھ تو ہو ہے۔ بہر حال چیف کو رپورٹ دینی پڑے گی۔ ویسے ایک بات ہے کہ چیف اس بات پر ناراض نہ ہو جائے گا کہ یہ سیکرٹ اس سے بھی چھپایا گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اسے ٹاپ سیکرٹ رکھنے کے لیے ایسا کیا گیا ہے"...... سر داور نے کہا۔

"اوکے۔ بہر حال اب تو اس بارے میں چیف کو بتانا ضروری ہو گیا ہے۔ اللہ حافظ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ تو واقعی عجیب بات ہے۔ میں تو اسے مذاق سمجھ رہا تھا"۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھا اور اپنے

کمرے کی طرف بڑھ گیا تاکہ لباس تبدیل کر کے وہ دانش منزل جا سکے۔ اس کے چہرے پر سنجیدگی کے تاثرات نمایاں تھے۔

ہوٹل خیابان کے ایک کمرے میں ایک نوجوان لڑکی بیٹھی شراب پینے اور ٹی وی دیکھنے میں مصروف تھی۔ اپنے خدوخال کے لحاظ سے وہ قبرص نژاد دکھائی دے رہی تھی۔ اس نے شراب کا خالی گلاس میز پر رکھا ہی تھا کہ پاس پڑے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو لڑکی نے چونک کر فون کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے رسیور اٹھا کر ایک طرف رکھ دیا اور پھر اطمینان سے ٹی وی دیکھنے میں مصروف ہو گئی۔ چند لمحوں بعد جب فون سیٹ پر جلنے والا سرخ رنگ کا نقطہ بجھ گیا تو اس نے پھر رسیور اٹھا کر واپس کریڈل پر رکھا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو اس نے فون کی طرف غور سے دیکھا۔

اس بار فون سیٹ پر سرخ نقطہ نہیں جل رہا تھا۔ اس نے ریموٹ کی مدد سے ٹی وی کی آواز بند کی اور اسے میز پر رکھ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ ماریا بول رہی ہوں"...... اس لڑکی نے کہا۔

"جیمز فرام دس اینڈ میڈم"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ مودبانہ تھا۔

"کوئی خاص بات"...... ماریا نے کہا۔

"آپ کی تجویز سو فیصد درست ثابت ہوئی۔ عبدالرشید نے عمران سے ملاقات کی اور اسے وہ سب کچھ بتا دیا جو اس کے ذہن میں فیڈ کیا گیا تھا اور اس کے ساتھ ہی وہ صوفے کے نیچے ایس ایس مشن بھی نصب کر آیا۔ عمران نے اس کے بعد دو اہم کالز کی ہیں ایک سیکرٹری خارجہ سر سلطان کو اور دوسری کسی سائنس دان سر داور کو۔ دونوں کالوں کو ایس ایس کے ذریعے ٹیپ کر لیا گیا ہے اور اس ٹیپ سے یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ واقعی سرائکس ریز کا حصار پاکیشیا کے گرد موجود

ہے اور اس کا کنٹرول سردار کے پاس ہے اور یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ان ایز کا موجد ہلاک ہو چکا ہے"۔ جیمز نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر یقیناً اس کا فارمولا اس سائنس دان کے پاس ہوگا۔ کیا تم نے لوکیشن چیک کی ہے"...... ماریا نے کہا۔

"ہاں۔ اور میں نے جو معلومات حاصل کی ہیں ان کے مطابق یہ کال کسی خفیہ لیبارٹری میں سنی گئی ہے۔ اس خفیہ لیبارٹری کا محل وقوع کسی کو معلوم نہیں۔ البتہ میں نے یہ معلوم کرلیا ہے کہ سردار کی بہن یہیں دارالحکومت کے ایک نواحی علاقے میں رہتی ہے"...... جیمز نے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو کام اور بھی آسان ہوگیا ہے۔ یہ مشرقی لوگ انتہائی روایت پرست ہوتے ہیں۔ تم سردار کی بہن کو ختم کردو۔ سردار لامحالہ اس کی تدفین پر ہاں پہنچے گا۔ اسے وہاں سے آسانی سے اغوا کر کے دوسرے پوائنٹ پر لیجا کر اس سے ساری حقیقت معلوم کر کے یہ فارمولا حاصل کرلینا"۔ ماریا نے کہا۔

"اوہ ویری گڈ۔ میڈیم آپ کی ذہانت کا تو کوئی جواب ہی نہیں ہے۔ میں نے سردار کا حلیہ بھی معلوم کرلیا ہے تاکہ اس کی بہن کو ہلاک کرنے سے پہلے ہاں ایسے انتظام کردوں تاکہ جیسے ہی سردار وہاں آئیں انہیں اغوا کر کے لیجا سکے"...... جیمز نے کہا۔

"تمام کام انتہائی ہوشیاری اور تیزی سے کرنا۔ اس کو ہلاک تو کیا اس پر تشدد کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہے کیونکہ وہ ایک بوڑھا اور کمزور آدمی ہوگا اور تشدد سے ہلاک بھی ہوسکتا ہے۔ تم اسے لارشن ڈبل ہنڈرز انجکشن لگا کر ٹی آر وی مشین میں ڈال دینا اس طرح وہ سب کچھ خود ہی بتادے گا اور اسے معلوم بھی نہ ہوگا۔ پھر فوری طور پر

وہاں سے فارمولا حاصل کر لینا اور پھر سرداور کو کسی ایسی جگہ پھینک دینا جہاں سے وہ ہوش میں آکر خود ہی اپنی لیبارٹری میں پہنچ جائے“...... ماریا نے کہا۔

”میڈیم۔ فارمولا یقیناً اس خفیہ لیبارٹری میں ہوگا۔ اس سرداور سے اس کا پتہ معلوم ہو جائے گا لیکن لیبارٹری میں داخل ہو کر وہاں سے فارمولا حاصل کرنا خاصا مشکل کام ہوگا۔ اس لئے آپ کوئی ایسی تجویز دیں جس سے کام بھی ہو جائے اور کسی کو پتہ بھی نہ چلے“...... جیمو نے کہا۔

”اوہ۔ تم نے واقعی بہت اچھی بات کی ہے۔ تم ڈوز کو ذرا ہلکا رکھنا اور مشین کے ذریعے اس کے ذہن کو گائیڈنس دے دینا کہ لیبارٹری جاکر وہاں سے فارمولا حاصل کر کے تمہیں دے دے۔ اب آگے یہ سوچنا تمہارا کام ہے کہ تم کس طرح جلد از جلد یہ فارمولا حاصل کر سکتے ہو اور سرداور کو کس طرح ٹریٹ کیا جائے کہ کسی کو یہ معلوم نہ ہو سکے کہ فارمولا ہمارے پاس پہنچ گیا ہے“...... ماریا نے کہا۔

”یہ میرا کام ہے۔ آپ بے فکر رہیں۔ کام بے داغ انداز میں ہو جائے گا“...... جیمو نے جواب دیا۔

”تم فارمولا میرے پاس نہ لانا بلکہ اپنے پاس ہی رکھنا کیونکہ اگر انہیں کسی طرح معلوم ہو جائے تب بھی وہ تمہیں تلاش کرتے رہیں اور مجھ تک نہ پہنچ سکیں“...... ماریا نے کہا۔

”اوکے میڈیم“...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ماریا نے رسیور رکھ دیا اور پھر ریموٹ کنٹرول اٹھا کر اس نے ٹی وی کی آواز اونچی کی اور میز پر موجود شراب کا جام اٹھا کر شراب کی چسکیاں لینی شروع کر دیں۔ اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات تھے۔

کافی دیر کے بعد اس نے ریموٹ کنٹرول کے ذریعے ٹی وی آف کیا اور پھر کرسی سے اٹھ کر واش روم کی طرف بڑھ گئی۔ مسلسل شراب پینے کی وجہ سے اس کے ذہن پر خاصا خمار سا طاری تھا اور چونکہ وہ ہوٹل سے باہر نہ جانا چاہتی تھی اس لئے اس نے سوچا کہ وہ سو جائے چنانچہ واش روم سے واپس آ کر وہ سائیڈ پر موجود بیڈ روم کی طرف بڑھ گئی اس نے نائٹ گاؤن پہنا اور پھر بیڈ پر لیٹ گئی۔ تھوڑی دیر میں وہ گہری نیند سو چکی تھی۔ پھر فون کی گھنٹی بجنے کی آواز نے اس کی نیند میں خلل ڈالا اور وہ چونک کر اٹھی۔ فون جو اس نے سائیڈ تپائی پر رکھا ہوا تھا کی گھنٹی بج رہی تھی اس نے دیکھا تو فون سیٹ پر سرخ رنگ کا نقطہ جل رہا تھا اس نے رسیور اٹھایا اور اسے سائیڈ پر رکھ دیا اور پھر فون کو دیکھنے لگی۔ کچھ دیر بعد جب نقطہ بجھ گیا تو اس نے رسیور پھر واپس کریڈل پر رکھ دیا اور اٹھ کر واش روم کی طرف بڑھ گئی تھوڑی دیر بعد وہ واپس آئی تو وہ غسل کر کے لباس تبدیل کر چکی تھی اور وہ واپس آ کر کرسی پر بیٹھ گئی اور اس کی نظریں دیوار پر لگے کلاک پر پڑیں تو وہ بے اختیار چونک پڑی۔

"اوہ۔ میں سات گھنٹے تک سوتی رہی ہوں" .... اس نے بڑبڑاتے ہوئے چونک کر کہا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔ اس نے فون کی طرف دیکھا اس بار سرخ رنگ کا نقطہ نہیں جل رہا تھا اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"مس ماریا بول رہی ہوں" .... ماریا نے کہا۔

"جیمز بول رہا ہوں میڈیم" .... دوسری طرف سے جیمز کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے" ...... ماریا نے پوچھا۔

"وکٹری میڈیم" .... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"گڈ۔ تفصیل بتاؤ"......... ماریا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میڈیم میں نے سرداور کی بہن کو ہلاک کر دیا اور پھر اس کے ملازموں سے سرداور کا فون نمبر معلوم کر کے اس کی آواز اور لہجے میں انہیں فون کر دیا جبکہ ملازموں کو بے ہوش کر دیا۔ سرداور نے فوراً آنے کی بات کر دی۔ چنانچہ ان کی بہن کی رہائش گاہ کے باہر اس کے انتظار میں رک گئے۔ ہمیں خدشہ تھا کہ وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ نہ آئیں لیکن تقریباً آدھے گھنٹے بعد سرداور اکیلے کار میں آئے ان کا حلیہ چونکہ ہمیں معلوم تھا اس لئے ہم نے ان کو کار سمیت اغوا کر لیا اور سپیشل پوائنٹ پر لے جا کر آپ کی دی ہوئی ہدایت پر عمل کیا اور سرداور کمشن کے مطابق کار لے کر واپس اپنی لیبارٹری میں چلے گئے اور پھر ان کی واپسی ہوئی تو فارمولا کی فلم ان کی جیب میں تھی۔ میرا آدمی مقامی میک اپ میں ان کے ساتھ کار میں گیا تھا اور کار میں واپس آیا تھا۔ فارمولا لے کر میں نے ان کو ایک بار پھر مشین میں ڈال کر ان کے ذہن کو واش کیا اور پھر ان کو بے ہوش کر کے کار میں ڈال کر ان کی بہن کی کوٹھی لے جا کر کار کو کھڑا کر دیا۔ وہاں پر ملازم ابھی تک بے ہوش پڑے ہوئے تھے اور کسی کو معلوم نہ تھا کہ اندر کیا ہوا اس کے بعد ہم واپس آ گئے۔ میں نے سپیشل پوائنٹ کو کلوز کر دیا اور اپنے تمام ساتھیوں کو چارٹرڈ طیارے کے ذریعے کافرستان روانہ کر دیا اور اب یہاں آپ کے علاوہ صرف میں اکیلا رہ گیا ہوں۔ میں نے پرانی رہائش گاہ میک اپ اور لباس تبدیل کر لیا ہے اور آپ کو سپیشل فون سے کال کر رہا ہوں"......... جیمز نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"فارمولا تمہارے پاس ہے"......... ماریا نے پوچھا۔

"یس میڈیم"......... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ خیابان ہوٹل کے کمرہ نمبر تین سو اٹھارہ میں آجاؤ۔ میں یہاں مارگریٹ کے نام سے موجود ہوں"...... ماریا نے جواب دیا۔

"اوکے میڈیم"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ماریا نے ریسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات اور آنکھوں میں چمک پیدا ہو گئی تھی۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد کال بیل کی آواز سنائی دی تو اس نے اٹھ کر ڈور فون اٹھالیا۔

"یس۔ کون ہے" ماریا نے کہا۔

"جیمز"...... ریسیور سے آواز آئی۔

"اوکے"...... ماریا نے کہا اور ریسیور کو واپس ہک میں لٹکا کر وہ دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے دروازہ کھولا تو دروازے پر ایک غیر ملکی موجود تھا جس کا قد لمبا اور جسم سمارٹ تھا۔ ماریا ایک طرف ہٹ گئی تو وہ آدمی اندر داخل ہو گیا اور ماریا نے دروازہ بند کر کے لاک کر دیا اور پھر اس کے ساتھ ایک پورشن میں آ گئی جسے سٹنگ روم کے انداز میں سجایا گیا تھا۔

"کہاں ہے فارمولا"...... ماریا نے کہا تو جیمز نے کوٹ کی اندرونی جیب سے گتے کا ایک چھوٹا سا پیکٹ نکالا اور اسے کھول کر اس میں موجود ایک مائیکرو فلم کا رول نکالا اور ماریا کی طرف بڑھا دیا ماریا نے اسے الٹ پلٹ کر دیکھا اور پھر جیمز کے ہاتھ سے گتے کا پیکٹ لے کر اس نے رول پیکٹ میں بند کر کے اپنی جیکٹ کی جیب میں رکھ لیا۔

"کیا تم نے اسے چیک کیا ہے"...... ماریا نے پوچھا۔

"نہیں میڈیم۔ لیکن بہرحال یہ درست ہی ہو گا کیونکہ اسے لانے والا سردار رشید تھا"...... جیمز نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ اب تم جا سکتے ہو" .... ماریانے کہا تو جیمز اٹھا، اس نے سلام کیا اور واپس بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ماریا بھی اٹھ کر اس کے پیچھے چل دی اور پھر جیمز کے باہر جانے کے بعد اس نے دروازہ بند کر دیا اور واپس آ کر کرسی پر بیٹھ گئی اور اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے لگی۔

"یس تارکی۔ سفارت خانہ" .... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"جناب سنیر سے بات کرائیں۔ میں ماریا بول رہی ہوں"۔ ماریانے قدرے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"کون ماریا پوری شناخت کرائیں۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ماریا بلانٹ........

"اوہ۔ ہولڈ کریں" .... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"ہیلو" .... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"ماریا بلانٹ بول رہی ہوں۔ کیا آپ کا فون محفوظ ہے" ماریا نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ایک منٹ" .... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا تو ماریا ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھی رہی۔

"ہیلو" .... چند لمحوں بعد وہی آواز سنائی دی۔

"یس۔ ماریا بلانٹ بول رہی ہوں" .... ماریانے کہا۔

"فون محفوظ ہو گیا ہے۔ فرمائیے" .... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"آپ کا نام" .... ماریانے پوچھا۔

"میرا نام جواد صولت ہے۔ میں یہاں تارکی حکومت کی طرف

سے سفیر ہوں"......... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"آپ کو ڈبل ایکس کے بارے میں معلوم ہے"......... ماریا نے کہا۔

"یس۔ مجھے بریف کیا گیا ہے"......... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میں ہوٹل خیابان کے کمرہ نمبر تین سو اٹھارہ تیسری منزل پر ہوں۔ ڈبل ایکس میرے پاس ہے"......... ماریا نے کہا۔

"او۔ اچھا۔ میں اپنے خاص آدمی کو آپ کے پاس بھیج رہا ہوں اس کا نام رازی ہے۔ آپ بے فکر ہو کر اسے ڈبل ایکس دے دیں۔ آپ کو رسید کے طور پر بلیک ہارس کا کارڈ دے گا"......... سفیر نے کہا تو کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"او کے آپ بھیج دیں میں انتظار کر رہی ہوں"......... ماریا نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹہ بعد کمرے میں کال بیل کی آواز سنائی دی۔

"کون ہے"......... ماریا نے کہا

"رازی"......... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"او کے"......... ماریا نے کہا اور دروازہ کھولا تو سامنے ورزشی جسم کا نوجوان موجود تھا جس نے بلیو کلر کا سوٹ پہن رکھا تھا۔

"اندر آجائیں"......... ماریا نے کہا اور ایک طرف ہٹ گئی تو وہ نوجوان اندر داخل ہو گیا۔ ماریا نے دروازہ بند کر دیا اور پھر اسے لیکر اس پورشن میں آ گئی جس میں کرسیاں تھی۔

"تشریف رکھیں۔ آپ کو کس نے بھیجا ہے اور کیوں"۔ ماریا نے کہا تو رازی نے مسکراتے ہوئے جیب سے چھوٹا سا سفید رنگ کا کارڈ نکالا جس پر سیاہ رنگ کے ایک بھاگتے ہوئے گھوڑے کی

تصویر بنی ہوئی تھی۔

"یہ کارڈ آپ کو سب کچھ بتا دے گا"......... رازی نے مسکراتے ہوئے کہا تو ماریا نے بھی مسکراتے ہوئے جیکٹ کی جیب سے گتے کا پیکٹ نکال کر رازی کی طرف بڑھا دیا۔ رازی نے پیکٹ کھول کر اندر موجود مائیکرو فلم نکال کر اسے الٹ پلٹ کر دیکھا اور پھر اسے واپس گتے کے پیکٹ میں ڈال کر بند کر کے اپنی جیب میں ڈال لیا۔

"او کے"...... رازی نے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہوا۔ ماریا نے بھی اٹھتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا تو رازی خاموشی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جب وہ دروازہ کھول کر باہر چلا گیا تو ماریا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے دروازہ بند کر دیا اور پھر اس کو لاک کر کے وہ واپس کرسی پر بیٹھ گئی اور اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیے۔

"ایم ایس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ماریا فرام پاکیشیا۔ چیف سے بات کراؤ"......... ماریا نے کہا۔

"ہولڈ کریں"......... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر خاموشی طاری ہو گئی۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد ایک سخت اور قدرے غراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ماریا بول رہی ہوں نمبر ون تھری ون"......... ماریا نے کہا۔

"کیا رپورٹ ہے"......... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"وکٹری چیف"......... ماریا نے جواب دیا۔

''تفصیل بتاؤ''.......... دوسری طرف سے کہا گیا تو ماریا نے تفصیل بتا دی۔

''ویری گڈ ماریا تم واپس آ جاؤ''........... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ تو ماریا نے رسیور رکھنے کے کی بجائے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے دوبارہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''رابرٹ بول رہا ہوں''.......... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''ماریا بول رہی ہوں رابرٹ۔ کسی کو بھیج کر اسپیشل فون واپس منگوا لو''.......... ماریا نے کہا۔

''او۔ اچھا۔ میرا آدمی پہنچ جائے گا۔ اس کا نام مارٹن ہے فون اسے دے دینا اور معاوضہ بھی ساتھ دے دینا''۔ رابرٹ نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ بھیج دو''......... ماریا نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے کریڈل دبا کر لائن ڈسکنکٹ کی اور پھر مخصوص نمبر بٹن پریس کر کے اس نے فون کی میموری میں موجود نمبر صاف کیئے اس کے ساتھ ہی اس نے فون سیٹ کی پن نکال کر اسے ایک طرف رکھ دیا اور پھر میز کی دراز کھول کر اس میں موجود ایک عام سا فون سیٹ نکالا اور پن اس میں لگا کر اس کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے دو نمبر پریس کر دیئے۔

''یس۔ روم سروس''........... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''روم نمبر تین سو اٹھارہ سے بول رہی ہوں۔ میں نے کافرستان جانا ہے آپ میرے لئے سب سے پہلی دستیاب فلائٹ میں ٹکٹ بک کرا دیں''........... ماریا نے کہا۔

''اوکے میڈیم''......... دوسری طرف سے کہا گیا تو ماریا نے

رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد کال بیل کی آواز سنائی دی تو وہ اٹھی اور اس نے ڈور فون کا رسیور ہک سے نکال کر کان سے لگایا۔

''کون ہے''......... ماریا نے کہا۔

''روم اٹنڈنٹ میڈیم۔ سیٹ بک کرانے کے لیے کاغذات لینے ہیں''.......... رسیور سے مردانہ آواز سنائی دی۔

''اوکے''.......... ماریا نے کہا اور رسیور ہک میں لٹکا کر وہ کمرے میں موجود الماری کی طرف بڑھ گئی اور اس میں موجود پیکٹ میں سے ایک پیکٹ نکالا اور اسے کھول کر اس میں موجود کاغذات کو دیکھا اور پھر انہیں دوبارہ پیکٹ میں ڈال کر وہ واپس بیرونی دروازے کی طرف آئی اور اس نے دروازہ کھولا تو باہر ایک باوردی نوجوان کھڑا تھا جس کے سینے پر ہوٹل کا بیج موجود تھا۔

''یہ لو۔ چیک کر لو''.......... ماریا نے پیکٹ اس آدمی کو دیتے ہوئے کہا۔

''یس میڈیم''......... اس آدمی نے پیکٹ کھول کر اس میں سے کاغذات نکال کر چیک کیے اور پھر ان کو واپس پیکٹ میں ڈال کر اس نے پیکٹ جیب میں ڈالا اور دوسری جیب سے ایک رسید بک نکال کر اس نے اس پر تحریر کر کے اس پر دستخط کیے اور رسید دروازے پر موجود ماریا کے حوالے کر دی۔

''تھینک یو''......... ماریا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بڑی مالیت کے پانچ نوٹ نکال کر اس آدمی کو دے دیے۔

''کرایہ کے علاوہ جو بچے وہ تمہارے''.......... ماریا نے کہا تو اس آدمی نے بڑے مودبانہ انداز میں سلام کیا اور واپس مڑ گیا تو ماریا نے دروازہ بند کر دیا اور پھر ابھی وہ کمرے میں آ کر بیٹھی ہی تھی کہ کال بیل ایک بار پھر بج اٹھی تو وہ اٹھی اور اس نے ڈور فون کا رسیور

ہک سے ہٹا کر کان سے لگایا۔

"کون ہے" .... ماریا نے کہا۔

"مارٹن ہوں میڈیم مجھے رابرٹ نے بھیجا ہے" .... رسیور سے ایک مودبانہ آواز سنائی دی۔

"او کے" .... ماریا نے کہا اور رسیور ہک سے لٹکا کر اس نے دروازہ کھولا تو سامنے ایک مقامی آدمی موجود تھا اس کے ہاتھ میں ایک بریف کیس موجود تھا۔

"اندر آ جاؤ" ماریا نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا تو وہ آدمی اندر آ گیا اور ماریا نے دروازہ بند کر دیا۔

"وہ سامنے موجود ہے تمہارا اسپیشل فون" .... ماریا نے کہا مارٹن سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور پھر اس نے بریف کیس کھول کر اسپیشل فون اس میں رکھا اور بریف کیس بند کر کے وہ واپس مڑا تو ماریا نے ایک بڑی مالیت کا نوٹ جیب سے نکال کر اس کی طرف بڑھا دیا۔

"باقی تم رکھ لینا" .... ماریا نے کہا۔

"تھینک یو میڈیم" ...... مارٹن نے خوش ہو کر کہا اور مڑ کر باہر کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے باہر جانے کے بعد ماریا نے دروازہ بند کیا اور پھر اطمینان بھرا طویل سانس لے کر کرسی پر بیٹھ گئی جیسے میلوں دور سے دوڑتی ہوئی آئی ہو۔ اسے یہاں پاکیشیا آئے ہوئے آج پانچ دن ہو گئے تھے اور ان پانچ دنوں میں وہ صرف دروازے تک گئی تھی اس نے کھانا تک اپنے کمرے میں منگوا کر کھایا تھا۔ اس کے چہرے پر اس لیے گہرا اطمینان تھا کہ وہ اس مشن کے کسی بھی مرحلے میں خود سامنے نہیں آئی تھی اس لیے اس کے خلاف کسی کارروائی کا کوئی سوچ بھی نہ سکتا تھا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں موجود تھا۔ اس نے پوری

سیکرٹ سروس کے ارکان سمیت ٹائیگر کو بھی عبدالرشید زخمی کی تلاش پر مامور کر دیا تھا لیکن کئی گھنٹے گزر جانے کے باوجود ابھی تک کسی طرف سے کوئی اطلاع نہ ملی تھی۔

"آپ نے اس سے پہلے ہی ایڈریس پوچھ لینا تھا"..........بلیک زیرو نے کہا۔

"میں نے اسے کوئی اہمیت ہی نہ دی تھی۔ میرا خیال تھا کہ وہ آدمی ذہنی طور پر آؤٹ ہے اس لیے اس نے اپنی طرف سے ایک کہانی بنالی ہے لیکن جب میں نے سر داور سے بات کی تو پتا چلا کہ وہ درست کہہ رہا تھا"..............عمران نے جواب دیا۔

"سر سلطان بھی اس کی رہائش گاہ کے بارے میں نہیں جانتے۔ پھر اسے کہاں تلاش کیا جا سکتا ہے۔ ظاہر ہے وہ کسی اور ملک سے تو نہیں آیا کہ کسی ہوٹل میں مل جائے گا"..........بلیک زیرو نے کہا۔ ہو سکتا ہے وہ کسی کو راہ چلتے نظر آ جائے ورنہ تو کوئی سکوپ نہیں ہے"..........عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر فون اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"..........عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"نعمانی بول رہا ہوں سر۔ میں نے مطلوبہ آدمی کو تلاش کر لیا ہے"..........دوسری طرف سے نعمانی کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کہاں ہے وہ"..........عمران نے پوچھا۔

"سر۔ وہ گالف کورس میں بے ہوش پڑا ہوا تھا کہ گالف کورس کے گارڈز نے اسے چیک کیا اور پھر اسے اٹھا کر جنرل ہسپتال میں پہنچا دیا۔ وہاں اسے کئی گھنٹوں بعد اب ہوش آیا ہے۔ اس وقت بھی ہسپتال میں موجود ہے۔ اور میں ہسپتال سے ہی کال کر رہا ہوں"..........نعمانی نے کہا۔

"تفصیل بتاؤ" عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سر۔ میں اسے تلاش کرتا ہوا گالف کورس کے پاس سے گزرا تو وہاں چند افراد کھڑے اس طرح باتیں کر رہے تھے کہ جیسے کوئی انہونی بات ہوگئی ہو۔ میں نے کار روک کر ان سے معلوم کیا تو پتہ چلا کہ یہاں درختوں کے ایک جھنڈ میں ایک ادھیڑ عمر آدمی بے ہوش پڑا ہوا ملا ہے۔ میں نے جب اس کا حلیہ معلوم کیا تو کسی کو واضح طور پر معلوم نہ تھا میں نے گالف کورس کے منتظمین سے معلوم کیا تو مجھے جو حلیہ بتایا گیا وہ ہمارے مطلوبہ آدمی سے قدرے مشابہت رکھتا تھا۔

بہر حال جنرل ہسپتال گیا تو وہاں وہ موجود تھا لیکن میں اسے دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ وہ میک اپ میں ہو سکتا ہے لیکن وہ بے ہوش تھا اور ڈاکٹر اسے ہوش میں لانے کی کوشش کر رہے تھے اس لیے میں باہر رک گیا البتہ اس کے جسم پر لباس وہی تھا جو بتایا گیا تھا پھر کئی گھنٹوں بعد جب اسے ہوش آیا تو میں اسے ملا اور اس نے اپنا نام عبدالرشید زخمی بتایا میرے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ وہ گلزار چوک پر کھڑا بس کا انتظار کر رہا تھا کہ ایک کار والے نے اسے لفٹ دی اور پھر جیسے ہی وہ کار میں بیٹھا وہ بے ہوش ہوگیا اور اب اسے یہاں ہسپتال میں ہوش آیا ہے"........... نعمانی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اب وہ کہاں ہے"........... عمران نے پوچھا۔

"ہسپتال میں ہے۔ ہسپتال والے اسے پولیس کیس بنانے پر اصرار کر رہے ہیں لیکن میں نے ان کو اسپیشل پولیس کارڈ دکھا کر روک دیا ہے اب آپ جیسے حکم دیں"........... نعمانی نے جواب دیا۔

"اسے رانا ہاؤس پہنچا دو۔ عمران وہاں اس سے خود بات کرے گا"........... عمران نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع

کر دیے۔

"رانا ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی جوزف کی آواز سنائی دی۔

"جوانا کہاں ہے"...... عمران نے اصل آواز میں کہا۔

"نعمانی ایک آدمی کو لے کر آ رہا ہے اسے بے ہوش کر کے بلیک روم میں کرسی پر جکڑ کر مجھے اطلاع کر دینا۔ میں دانش منزل میں موجود ہوں"...... عمران نے کہا۔

"او کے باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ ہاں یہ آدمی مجرم نہیں ہے سرسلطان کا دور کا رشتے دار ہے اس لیے کسی کیس سے بے ہوش کرنا بے چارے کا جبڑا یا سر نہ توڑ دینا"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے جوزف نے مختصر سا جواب دیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"نعمانی کی یہ بات قابل غور ہے عمران صاحب کہ عبدالرشید میک اپ میں ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ اسی لیے تو میں نے اسے رانا ہاؤس پہنچانے کا کہا ہے ورنہ میں اسے فلیٹ پر منگوا لیتا۔ میرا خیال کہ کوئی خطرناک گیم کھیلی جا رہی ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"گیم۔ کیسی گیم۔ کیا یہ اطلاع آپ کے نزدیک خطرناک گیم ہو سکتی ہے۔ یہ تو الٹا خطرناک گیم کرنے والوں کے خلاف جاتی ہے۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"اسے چوک سے لفٹ دے کر بے ہوش کرنا اور پھر اس کا میک اپ کر کے گالف کورس میں ڈال دینا یہ سب بہرحال روٹین سے ہٹ کر ہے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا

اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو" ...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"جوزف بول رہا ہوں رانا ہاؤس سے۔ باس کو اطلاع دے دیں کہ ان کا مطلوبہ آدمی رانا ہاؤس پہنچ چکا ہے" .... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"کس طرح بے ہوش کیا ہے تم نے اسے" ...... عمران نے بلیک روم کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"گیس سے باس" .... جوزف نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ماسٹر۔ یہ سر سلطان کا رشتے دار ہے تو پھر کیوں اس انداز میں لایا گیا" .... جوانا نے کہا۔

"اس نے نجومی بننے کی کوشش کی اور یہ کوشش اسے مہنگی پڑی" ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نجومی۔ کیا مطلب ماسٹر" .... جوانا نے چونک کر کہا تو عمران نے مختصر طور پر اسے تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ پھر تو اس نے نیکی کا کام کیا ہے ماسٹر" .... جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہی تو معلوم کرنا ہے کہ یہ نیکی اس سے کس نے کروائی ہے"۔ عمران نے کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلایا۔ عمران بلیک روم میں داخل ہوا تو وہ چونک پڑا کیونکہ سامنے کرسی پر بے ہوشی کے عالم میں موجود آدمی جسمانی اور لباس کے لحاظ سے واقعی عبدالرشید زخمی ہی تھا لیکن اس کا چہرہ یکسر بدلا ہوا تھا اس کا واقعی انتہائی کامیاب میک اپ کیا

ہوا تھا۔

''جوانا۔ جا کر ماسک میک اپ باکس لا کر مجھے دے دو اور جوزف تم اسپیشل میک اپ واشر لا کر اس کا چہرہ صاف کرو''۔ عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو وہ دونوں سر ہلاتے ہوئے باہر چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد جوانا نے ماسک میک اپ باکس لا کر عمران کو دے دیا تو عمران نے اس میں سے ایک ماسک نکالا اور اسے چہرے اور سر پر چڑھا کر دونوں ہاتھوں سے تھپتھپانا شروع کر دیا چند لمحوں بعد جب ماسک ایڈجسٹ ہو گیا تو اس نے باکس واپس جوانا کو دے دیا جب کہ اس دوران جوزف میک اپ واشر لا کر اس کا کنٹوپ عبدالرشید کے چہرے پر چڑھا چکا تھا اور پھر اس نے میک اپ واشر آن کر دیا۔

چند لمحوں بعد جب اس نے میک اپ واشر آف کر کے اس کا کنٹوپ ہٹایا تو عبدالرشید اپنے اصلی چہرے میں تھا۔ اس کے بالوں کا رنگ تبدیل ہو چکا تھا۔ جوزف نے میک اپ واشر ایک سائیڈ پر رکھ دیا۔

''اب اسے ہوش میں لے آؤ''...... عمران نے کہا تو جوزف نے جیب سے ایک لمبی بوتل نکالی اور عبدالرشید کے پاس جا کر اس کا ڈھکن کھولا اور بوتل کا دہانہ اس کی ناک سے لگا دیا چند لمحوں بعد اس نے بوتل ہٹائی اور اس کا ڈھکن بند کر کے جیب میں ڈال لیا اور مڑ کر عمران کی کرسی کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا۔ جبکہ جوانا پہلے ہی کرسی کے دوسری طرف موجود تھا تھوڑی دیر بعد عبدالرشید نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی مگر جکڑے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا۔

''یہ۔ یہ کیا مطلب۔ یہ کون لوگ ہیں ارے کہیں میں کوہ قاف میں تو نہیں پہنچ گیا''...... عبدالرشید زخمی نے حیرت بھرے لہجے

میں کہا

تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"کوہ قاف میں ہی ایسے حکیم موجود ہوتے ہیں جو دل کے زخموں کا علاج کرتے ہیں"........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم کون ہو۔ کیا تم کوہ قاف کے شہزادے ہو۔

عبدالرشید زخمی نے کہا تو عمران ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"کاش۔ تمہاری زبان مبارک ثابت ہوتی۔ ویسے میں شہزادے کی بجائے کوہ قاف کے جلاد سیکشن کا انچارج ہوں اور یہ دونوں جلاد ہیں"........ عمران نے کہا۔

"جلاد۔ مگر۔ مگر۔ ان کے ہاتھوں میں وہ بڑی بڑی تلواریں تو نہیں ہیں"........ عبدالرشید نے حیرت سے کہا۔

"تلواریں قدیم دور میں استعمال ہوتی تھی یہ جدید دور ہے اس میں گولیاں چلائی جاتی ہیں"........... عمران نے جواب دیا۔

"مم۔ مم۔ مگر میرا کیا قصور ہے میں تو بے گناہ ہوں۔ میں نے تو کسی پری کو اغوا نہیں کیا"......... عبدالرشید زخمی نے کہا۔

"تم نے پری تو اغوا نہیں کی مگر تم نے غداری کی ہے۔ اور غداری کی سزا بھی موت ہے۔ عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"غداری کیا مطلب میں کیسے غداری کر سکتا ہوں اور وہ بھی کوہ قاف میں۔ یہ تو ممکن ہی نہیں"............ عبدالرشید نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران سمجھ گیا کہ یہ آدمی ذہنی طور پر انتہائی سادہ لوح ہے۔

"کوہ قاف کا بادشاہ پاکیشیا پر قبضہ کرنا چاہتا تھا اور تم نے پاکیشیا کے ایک آدمی علی عمران کو جا کر ساری سازش سے آگاہ کر دیا یہ غداری نہیں"............. عمران نے اس بار سخت لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کیا مطلب کیا کوہ قاف میں بھی یہودی ہیں"........ عبدالرشید نے چونک کر کہا۔

"یہودیوں کا تو نام تھا۔ اصل میں تو قبضہ کوہ قاف کا بادشاہ کرنا چاہتا تھا"........ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ مجھے تو کہا گیا تھا کہ یہودی پاکیشیا کے خلاف بہت بڑی سازش کر رہے ہیں اور میں اس سازش سے کسی بڑے آدمی کو آگاہ کروں۔ میرا رشتہ دار سیکرٹری وزارت خارجہ ہے لیکن وہ بے حد مصروف آدمی ہے اس لیے اس سے ملاقات نہیں ہو سکتی۔ میں نے اسے فون کیا تو اس نے مجھے علی عمران کا ایڈریس دے کر کہا کہ میں اس سے مل لوں"........ عبدالرشید زخمی نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"پھر تم نے کیا کیا"........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے اسے فون کیا تو اس نے مجھے کہا کہ وہ سائنس کا ڈاکٹر ہے۔ چونکہ میں زخمی ہوں اس لیے کسی طب کے ڈاکٹر کو فون کروں جب میں نے اس آدمی کو جس نے مجھے یہ ساری بات بتائی تھی تو اس نے مجھے کہا کہ یہ آدمی بہت اچھا ہے میں اس آدمی سے ضرور ملوں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اس آدمی کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں اور جب اس آدمی کی آنکھیں دوبارہ کھلیں تو میں ڈر گیا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ وہ جن ہے تو اس نے بتایا کہ اس کا تعلق نیک جنوں سے ہے اس نے مجھے ایک چھوٹا سا بٹن دیا کہ جب میں اس نیک آدمی سے ملوں تو یہ بٹن کسی کرسی یا صوفے پر چپکا دوں۔ چنانچہ میں نے علی عمران کو دوبارہ فون کیا اور پھر میں وہاں پہنچ گیا میں نے اسے ساری بات بتائی اور بٹن بھی صوفے پر چپکا دیا۔ اور پھر میں واپس آ گیا لیکن جب میں ایک چوک میں بس کے انتظار میں کھڑا تھا کہ اپنے گاؤں جا سکوں

کہ ایک کار والے نے مجھے لفٹ دی اور پھر اچانک مجھے نیند آ گئی اور پھر جب میری آنکھ کھلی تو میں ہسپتال میں تھا۔ وہاں ایک آدمی نے مجھ سے کہا کہ میں اس کے ساتھ چلوں تو وہ مجھے اپنی کار میں بٹھا کر چھوڑ آئے گا اور ایک بار پھر مجھے نیند آ گئی اب آنکھ کھلی تو میں یہاں کو قاف میں ہوں۔"........ عبدالرشید نے تفصیل سے بات بتاتے ہوئے بتایا۔ تو عمران ایک دم جھٹکے سے اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا جہاں فون موجود تھا کیونکہ عمران عبدالرشید کے سامنے فون نہ کرنا چاہتا تھا اس لیے وہ اٹھ کر یہاں آیا تھا جوزف باہر رک گیا عمران نے فون اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیے۔

"سلیمان بول رہا ہوں"........ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں سلیمان۔ عبدالرشید ڈرائنگ روم کے جس صوفے پر بیٹھا تھا اس پر اس نے کوئی بٹن لگایا ہے۔ تم فوراً اسے تلاش کر کے مجھے بتاؤ۔ فون ہولڈ رکھنا"........ عمران نے تیزی لہجے میں کہا۔

"جی صاحب"........ سلیمان نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا اور پھر رسیور ایک طرف رکھنے کی آواز آئی۔ عمران کا ذہن عبدالرشید کی بات سن کر واقعی گھوم گیا تھا، اس کے تصور میں بھی نہ تھا کہ عبدالرشید ذہنی ایسا کر سکتا تھا ورنہ عام حالات میں وہ گائیگر سے فلیٹ کی چیکنگ کراتا۔

"ہیلو"........ چند لمحوں بعد سلیمان کی آواز سنائی دی۔

"کیا ہوا۔ مل گیا بٹن"........ عمران نے چونک کر کہا۔

"جی صاحب۔ یہ تو بالکل شفاف ہے۔ بہت مشکل سے میں

نے اسے تلاش کیا۔ ورنہ یہ تو نظر ہی نہیں آ سکتا تھا" ...... سلیمان نے جواب دیا۔

"تم احتیاط سے اسے دانش منزل پہنچا دو۔ ابھی اسی وقت" عمران نے کہا۔

"جی صاحب" ...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس ایک بار پھر نمبر پریس کرنا شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو" رابطہ قائم ہوتے ہی مخصوص آواز میں کہا گیا۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ رانا ہاؤس پہنچا رہا ہے اسے لیبارٹری میں اچھی طرح چیک کرو۔ یہ بٹن ایک آدمی نے میرے فلیٹ کے صوفے پر لگایا تھا تم نے چیک کرنا ہے کہ اس بٹن کی کیا خصوصیات ہیں اور کیا یہ اتنی رینج کا ہے سیٹنگ روم میں میری دوسری طرف سے آنے والی آواز کو ٹرانسفر کر سکتا ہے یا نہیں" ...... عمران نے کہا۔

"کیا یہ بٹن اس عبدالرشید زخمی نے لگایا تھا" ...... بلیک زیرو نے اس بار اپنے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں" ...... عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"جوزف" عمران نے رسیور رکھ کر کہا جوزف کو آواز دی۔

"لیس باس" جوزف نے کسی جن کی طرح نمودار ہوتے ہوئے

مودبانہ لہجے میں کہا۔

"فی الحال اس آدمی کو بے ہوش کر دو"...... عمران نے کہا۔

"اوکے باس"...... جوزف نے کہا اور واپس چلا گیا۔ عمران سوچ رہا تھا کہ عبدالرشید زخمی کے جانے کے بعد اس نے کہاں کہاں فون کیا تھا اور پھر اسے یاد آ گیا کہ اس نے سرسلطان، ماتران اور سرداور کو فون کیا تھا اور سرداور سے اس کی سرا مکس ریز کے حصار کے بارے میں تفصیل سے بات ہوئی تھی لیکن اب وہ سوچ رہا تھا کہ جس نے بھی عبدالرشید زخمی کو اس طرح استعمال کیا تھا اس کا اصل مقصد کیا تھا کہ کچھ دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے ذہنی الجھن کی وجہ سے مختصر سا جواب دیا۔

"ایکسٹو" دوسری طرف سے بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ہاں کیا رزلٹ ہے" عمران نے چونک کر کہا۔

"عمران صاحب یہ انتہائی جدید ڈکٹا فون ہے۔ اس کی رینج چار سو گز تک ہے۔ چار سو گز تک یہ انتہائی ہلکی آواز کو بھی کیچ کر سکتا ہے اور اسے ٹرانسفر کر سکتا ہے"...... دوسری بار بلیک زیرو نے اپنے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

ہونہہ۔ ٹھیک ہے اس کا مطلب ہے اسے خصوصی طور پر اس انداز میں میرے پاس پہنچایا گیا ہے اور اس کے بعد اس کے ذریعے اس نے میری اور سرداور کی گفتگو سنی۔

"اوکے اسے محفوظ کر لو میں عبدالرشید سے مزید معلومات لے کر دانش منزل آ رہا ہوں"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر وہ اٹھا اور کمرے سے باہر آ گیا۔ دروازے کے باہر جوزف موجود تھا وہ

بھی عمران کے ساتھ چلتا ہوا دوبارہ بلیک روم میں آ گیا جبکہ عمران اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

"اس کا ناک اور منہ بند کر کے اسے ہوش میں لے آؤ"۔

عمران نے کہا تو جوزف تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے اپنے ہاتھ سے عبدالرشید کی ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے تو جوزف نے ہاتھ ہٹایا اور دوبارہ عمران کی کرسی کی سائیڈ پر کھڑا ہو گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ تمہارے دیو نے مجھے ہلاک کرنے کی کوشش کی تھی اوہ۔ کیا واقعی تم سچ کہہ رہے ہو کہ تم کوہ قاف کے جادو ہو"...... عبدالرشید زخمی نے انتہائی خوف زدہ لہجے میں کہا۔

"اس آدمی کے بارے میں تفصیل بتاؤ جس نے تم کو وہ جن دیا تھا اس سے تمہاری ملاقات کیسے ہوئی"...... عمران نے یکلخت غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کس آدمی کا پوچھ رہے ہو کیا اس کے بارے میں جس کی آنکھیں پھیل گئی تھیں"...... عبدالرشید نے چونک کر کہا۔

"تو کیا اس کے علاوہ بھی کوئی تم سے ملا تھا"...... عمران نے اسی طرح سخت لہجے میں کہا۔

"میں تمہیں تفصیل بتا دیتا ہوں لیکن تم یہ جلادوں والا لہجہ میرے ساتھ استعمال نہ کرو۔ میں تو پہلے ہی بہت خوفزدہ ہوں اس سے پہلے میرے ساتھ ایسا کبھی نہیں ہوا"...... عبدالرشید زخمی نے قدرے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تفصیل بتاؤ ورنہ"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"میرا نام عبدالرشید زخمی ہے اور میں دارالحکومت کے نواح میں واقع گاؤں نوشکی میں رہتا ہوں۔ میں نے شادی نہیں کی اور چونکہ

میرے ماں باپ وفات پاچکے ہیں اس لیے میں اکیلا ہی رہتا ہوں۔ میں نے ناشگی میں جوتوں کی دوکان بنائی ہوئی ہے اور میں ہر ماہ کی دس تاریخ کو دارالحکومت سے جوتے لینے آتا ہوں۔ اس بار جب میں آیا تو مجھے پتہ چلا کے یہاں کسی بڑے آدمی کی ہلاکت کی وجہ سے ہڑتال ہے اور جوتوں کی مارکیٹ بند ہے اور میرے ساتھ ظلم یہ ہوا کہ میں جو رقم ساتھ لایا تھا وہ چوری ہوگئی میں بے حد پریشان ہوا جب میرا یہاں ان جوتے والوں کے علاوہ کوئی واقف نہ تھا اور تمام دکانیں بند تھیں اس لیے میں نے سوچا کے اپنے دور کے رشتے دار سر سلطان کو فون کروں۔ وہ میری مدد کریں گے اس لیے ایک پبلک فون بوتھ سے میں نے ان کی رہائش گاہ فون کیا۔ تو پتہ چلا کے وہ آفس چلے گے ہیں میرے پاس ان کے علاوہ اور پیسے نہیں تھے اس لیے میں پریشان کھڑا تھا کہ ایک مقامی آدمی میرے پاس آیا اور اس نے مجھ

سے پریشانی کی وجہ پوچھی تو میں نے ساری تفصیل بتا دی۔ سر سلطان کا نام سن کر وہ چونک پڑا اور اس نے مجھے بتایا کہ وہ جوتوں کا بزنس کرتا ہے۔

اس لیے میں اس کے ساتھ چلوں تو وہ مجھے اچھی کوالٹی کے جوتے سستے داموں دے سکتا ہے۔ اور وہ مجھے لے کر ایک کوٹھی میں لے گیا جہاں مجھے ایک علیحدہ کمرے میں بٹھا دیا گیا تھوڑی دیر بعد وہ ایک غیر ملکی کے ساتھ آیا اور اس نے بتایا کے یہ غیر ملکی جوتوں کا بیرون ملک ڈیلر ہے اور یہ لازما میری مدد کرے گا۔ اس آدمی نے مجھے سر سلطان کے بارے میں پوچھا اور پھر اچانک اس کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں۔ اور جب اس آدمی کی آنکھیں کمی تو اس نے میری سر سلطان سے بات کرادی۔ سر سلطان نے مجھے ایک آدمی علی عمران سے ملنے کو کہا اس کے فلیٹ کا فون نمبر اور اس کا اڈریس بھی مجھے بتا دیا

میں نے اس غیر ملکی کے کہنے پر علی عمران کو فون کیا تو اس نے مجھے کہا کہ میں کسی طب کے ڈاکٹر سے رجوع کروں۔ اس غیر ملکی کی آنکھیں ایک بار پھر چمکتی چلی گئی اور" .... عبدالرشید واقعی داستان گو کی طرح مسلسل بولتا چلا گیا۔

"اس غیر ملکی کا حلیہ بتاؤ" .... عمران نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا تو عبدالرشید زخمی نے ایک بار پھر اسے تفصیل سے بتانا شروع کر دیا۔ اور عمران اس غیر ملکی کا حلیہ سن کر چونک گیا کیونکہ جو حلیہ عبدالرشید نے بتایا تھا اس سے یہ غیر ملکی قبرص نژاد لگتا تھا۔ اور جو مقامی تھا عمران کے پوچھنے پر عبدالرشید نے بتایا کہ اس آدمی نے اپنا نام لیاقت بتایا تھا اور پھر اس نے اس کی خاص نشانی بھی بتائی کہ اسکے دائیں کان کی لو کافی حد تک کٹی ہوئی تھی اور اس نے دھات کا بنا ہوا کڑا پہنا ہوا تھا۔ عمران نے اس کوٹھی کے بارے میں جاننے کی بھی کوشش کی لیکن عبدالرشید اس بارے میں کچھ نہ بتا سکا تھا۔

"جوزف۔ اسے گیس سے بے ہوش کر دو" .... عمران نے کہا تو جوزف نے جیب سے ایک بوتل نکالی اور پھر عبدالرشید کے منہ کے پاس جا کر اس نے بوتل کا دہانہ اس کی ناک سے لگا دیا اور دوسرے لمحے عبدالرشید کی گردن ڈھلک گئی۔

"جوزف۔ اسے گاڑی میں ڈال کر نا شکی گاؤں میں کسی ایسی جگہ ڈال آؤ جہاں اسے اس وقت تک چیک نہ کیا جا سکے جب تک اسے ہوش نہ آ جائے" .... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"یس باس" .... جوزف نے کہا تو عمران واپس مڑا اور تھوڑی دیر میں وہ دانش منزل پہنچ چکا تھا۔

"یہ سب کیا ہو رہا ہے عمران صاحب" .... بلیک زیرو نے کہا۔

"بہت خوبصورت اور جدید ترین انداز میں میرے ذریعے

سرداور سے معلومات حاصل کی گئی ہیں"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا مطلب میں سمجھا نہیں آپ کی بات"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس عبدالرشید کو استعمال کیا گیا۔ شاید انہیں معلوم نہیں تھا کہ سر سکس ریز کے حصار کے بارے میں وہ کس سے تصدیق کرائیں اور یقیناً سر سلطان سے انہوں نے عبدالرشید کو چانزوم کر کے اسی بات کرائی ہوگی کہ انہوں نے میری طرف ریفر کر دیا اور پھر انہوں نے وہ بٹن دے کر عبدالرشید کو میرے فلیٹ پر بھیج دیا۔ اس کی واپسی کے بعد جب میں نے فون پر سرداور سے تفصیل سے بات کی تو یہ بات اس بٹن کے ذریعے ان تک پہنچتی رہی"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر موجود ٹرانسمیٹر اٹھا کر اپنے سامنے رکھا اور اس پر ٹائیگر فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے اس کا بٹن آن کر دیا

"ہیلو۔ ہیلو۔ علی عمران کالنگ۔ اوور"...... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ ٹائیگر بول رہا ہوں۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"تم کہاں موجود ہو اس وقت"...... عمران نے پوچھا۔

"سرینا کلب میں باس۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ایک آدمی کو ٹریس کرنا ہے۔ حلیہ میں تمہیں بتاتا ہوں"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ اس نے لیاقت کا حلیہ اور اس کی خاص نشانی بھی بتا دی۔

'' باس۔ یہ رحیم بازار کا معروف بدمعاش اکھو ہے۔ اور دار الحکومت میں منشیات کے ریکٹ کا اہم آدمی ہے رحیم بازار میں اس کا ہوٹل بھی ہے۔ ویسے یہ عام سا غنڈہ اور بدمعاش ہے۔ اوور''........ ٹائیگر نے جواب دیا۔

'' کیا اس کا غیر ملکیوں سے بھی تعلق رہتا ہے اوور''...... عمران نے پوچھا۔

'' یس باس۔ صرف منشیات کے سلسلے میں۔ ویسے نہیں اوور''۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

'' کیا تم اسے اغوا کر کے رانا ہاؤس پہنچا سکتے ہو یا میں جوانا کو بھیجوں۔ اوور''.......... عمران نے کہا۔

'' اگر آپ جوانا کو بھیج دیں تو کام آسانی سے ہو جائے گا۔ اوور'' ٹائیگر نے جواب دیا۔

'' اوکے۔ تم رحیم بازار کے پہلے چوک پر پہنچو میں جوانا کو بھیج رہا ہوں۔ اوور اینڈ آل''.......... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیے۔

'' رانا ہاؤس''........ اس بار جوانا کی آواز سنائی دی کیونکہ جوزف عبدالرشید کو لے کر نوشکی گیا ہوا تھا۔

'' عمران بول رہا ہوں جوانا۔ تم رانا ہاؤس کا حفاظتی نظام آن کر کے کار لے کر رحیم بازار کے پہلے چوک پر پہنچو۔ ٹائیگر وہاں موجود ہو گا تم دونوں نے وہاں سے ایک بدمعاش کو اغوا کر کے رانا ہاؤس لانا ہے''.......... عمران نے کہا۔

'' یس ماسٹر''....... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

'' عمران صاحب۔ ان معلومات سے ان کو کیا فائدہ ہو گا''۔ بلیک

زیرو نے کہا۔

"کوئی ہاتھ آئے گا تو پتہ چلے گا کہ ان کو کیا فائدہ ہوا ہے اور کیا نہیں"........ عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بجی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص انداز میں کہا۔

"جوزف بول رہا ہوں۔ باس تک یہ پیغام پہنچا دیں کہ ان کا کام ہو گیا ہے۔ جوانا اور ٹائیگر نے جو آدمی لے کر آنا تھا وہ رانا ہاؤس پہنچ گیا ہے"۔........... دوسری طرف سے جوزف نے بڑے مودبانہ لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ جوانا چونکہ قریب موجود ہوگا اس لیے جوزف نے اس لہجے میں بات کی ہے۔

"میں اس بدمعاش الٹو سے غیر ملکی کے بارے میں کال کر کے تمہیں بتاتا ہوں۔ تم نے ٹیم کے ذریعے اسے زیرنا ہے"........... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو نے بھی احتراماً اٹھتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔ تھوڑی دیر بعد عمران رانا ہاؤس پہنچ گیا۔

"اس عبدالرشید کو کہاں چھوڑ آئے ہو۔" عمران نے جوزف سے پوچھا۔

"باس۔ ناشکی کے قریب ہی درختوں کا ایک گھنا جھنڈ ہے۔ میں نے اسے وہاں چھوڑ دیا ہے۔ وہ جھنڈ ایک سائیڈ پر واقع ہے۔ عام طور پر وہاں کوئی نہیں جاتا"........... جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم جوانا کی عدم موجودگی میں آئے تھے"...... عمران نے پوچھا۔

"ہم اکٹھے ہی پہنچے تھے"........ جوزف نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر وہ بلیک روم میں داخل ہوا تو وہاں موجود ٹائیگر اور جوانا نے اسے سلام کیا۔

"کوئی پرابلم تو نہیں ہوئی اسے لانے میں"........ عمران نے ٹائیگر سے پوچھا۔

"چار بدمعاشوں کو گولیوں سے ہلاک کرنا پڑا"........ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"تمہارا تعاقب تو نہیں کیا گیا"........ عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"نہیں باس۔ ویسے میں نے احتیاطاً ماسک میک اپ کر لیا تھا اور جوانا نے بھی ماسک میک اپ کر لیا تھا کیونکہ یہاں منشیات فروشوں کے گروپ ایک دوسرے سے لڑتے رہتے ہیں اس لیے لازماً وہ یہی سمجھیں گے کہ ہمارا تعلق کسی مخالف منشیات فروش گروپ سے ہے اور اگر وہ ہمارے اصل چہرے دیکھ لیتے تو کسی بھی وقت ہمارے بارے میں پتہ چلا سکتے تھے"........ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ شو"........ عمران نے کہا تو ٹائیگر مسکرا دیا۔

"اسے ہوش میں لے آؤ جوانا"........ عمران نے کہا تو ایک طرف خاموش کھڑا جوانا آگے بڑھا اور اس نے اس آدمی کے ناک اور منہ پر ہاتھ رکھ دیے۔ عمران اس کے اس انداز میں ہوش میں لانے سے سمجھ گیا کہ اسے ضرب لگا کر بے ہوش کیا گیا ہے۔ ویسے وہ خاصا لحیم شحیم آدمی تھا۔ اس کے چہرے پر زخموں کے نشانات بھی موجود تھے۔ تھوڑی دیر بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونا شروع ہو گئے تو جوانا نے ہاتھ ہٹائے اور واپس آ کر عمران

کی کرسی کے پاس کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد اس آدمی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن راڈز میں جکڑے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گیا۔

"یہ۔ یہ اب کیا ہے۔ کیا مطلب۔ میں کہاں ہوں۔ تم کون ہو"...... اس آدمی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارا نام لاکھو ہے اور تم ربیہ بار میں ربیہ ہوٹل کے مالک ہو اور تمہارا تعلق منشیات فروشوں سے ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"م۔ منشیات۔ نہیں۔ نہیں۔ میرا تو منشیات سے کوئی تعلق نہیں میں تو ہوٹل چلاتا ہوں"...... لاکھو نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہمیں منشیات سے کوئی دلچسپی نہیں ہے لاکھو اور نہ یہ ہماری فیلڈ ہے۔ تم نے بیکرزی وزارت خارجہ سر سلطان کے ایک رشتہ دار کو جس کا نام عبدالرشید زخمی ہے کو ایک غیر ملکی سے ملایا تھا۔ ہمیں اس غیر ملکی کے بارے میں تفصیل چاہئے"...... عمران نے کہا۔

"کون غیر ملکی اور کون عبدالرشید زخمی۔ میں تو کسی کو نہیں جانتا"...... لاکھو نے کہا اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ ذہنی طور پر سنبھل چکا ہے۔

"عبدالرشید زخمی کا حلیہ میں بتا دیتا ہوں۔ تمہیں یاد آ جائے گا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ اس نے حلیہ بتا دیا۔

"نہیں میں اس حلیے کے کسی آدمی کو نہیں جانتا"...... لاکھو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جوانا"...... عمران نے یک لخت جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے جواب دیا۔

"لاکھو کی ایک آنکھ نکال دو"........ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"یس ماسٹر"........ جوانا نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا۔

"یہ۔ یہ کیا کر رہے ہو۔ رک جاؤ۔ رک جاؤ"........ لاکھو نے دیو قامت جوانا کو جارحانہ انداز میں اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر چیخ کر کہا لیکن دوسرے ہی لمحے اس کے حلق سے انتہائی کربناک چیخ نکلی۔ جوانا نے تیزی سے اپنی مڑی انگلی نیزے کے انداز میں اس کی ایک آنکھ میں گھونپ دی تھی اور پھر اس نے بڑے اطمینان سے لاکھو کے لباس سے صاف کرنا شروع کر دیا۔ لاکھو کی چیخوں سے کمرہ گونج رہا تھا۔ وہ اپنا سر اس طرح دائیں بائیں مار رہا تھا جیسے اس کی گردن میں کوئی مشین فٹ کر دی گئی ہو جبکہ جوانا انگلی صاف کر کے واپس آکر عمران کی کرسی کے قریب اطمینان سے کھڑا ہو گیا۔

"اب بھی اگر تمہاری یادداشت واپس نہیں آئی تو دوسری آنکھ بھی نکالی جا سکتی ہے"........ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ نہیں۔ ایسا مت کرو۔ مجھے اندھا مت کرو۔ میں بتاتا ہوں۔ سب کچھ بتاتا ہوں۔ یہ ظلم مت کرو"........ لاکھو نے یک لخت چیختے ہوئے کہا۔

"تو پھر تفصیل سے سب کچھ سچ بتا دو"........ عمران نے سرد لہجے میں کہا تو لاکھو نے اس طرح بولنا شروع کر دیا جیسے کوئی ٹیپ ریکارڈ آن ہو جاتا ہے۔ اس نے بتایا کہ اس غیر ملکی کا نام رابرٹ تھا۔ اور اس کا تعلق ترکی سے تھا اور وہ ایکریمیا کے ایک بڑے منشیات کے ریکٹ کی ٹاپ سے آیا تھا اور یہاں اس کا رابطہ منشیات کے کنگ ماسٹر سے ہوا۔ ماسٹر نے مجھے بلایا اور اس رابرٹ سے ملایا۔ رابرٹ کسی بہت بڑے افسر کو اغوا کرنا چاہتا تھا لیکن وہ یہ طے نہ کر سکا تھا

کہ اس کو کیسے اغوا کیا جائے۔ میں کسی کام سے باہر گیا تو چوک پر مجھے پبلک فون بوتھ سے کال کرنا پڑی۔ ساتھ والے بوتھ پر ایک مقامی آدمی نے سر سلطان سیکرٹری وزارت خارجہ کا نام لیا تو میں چونک پڑا اور پھر جب اس سے بات ہوئی تو وہ سر سلطان کا رشتہ دار تھا۔ میں اسے رابرٹ کے پاس لے گیا۔ رابرٹ نے اس سے بات چیت کی اور پھر اس نے مجھے معاوضہ دے کر واپس بھیج دیا اور اس آدمی کو اپنے پاس بٹھا لیا۔

"تمہیں معلوم نہیں کہ پھر وہاں کیا ہوا"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ پھر میری اس سے کوئی ملاقات نہیں ہوئی"...... لاکھو نے جواب دیا۔

"اس رابرٹ کا حلیہ کیا تھا تفصیل سے بتاؤ"...... عمران نے کہا تو لاکھو نے حلیہ بتا دیا۔

"یہ ماسٹر کہاں ہوتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"دربار روڈ پر اس کا بہت بڑا کلب ہے سن لائٹ کلب۔ وہ اس کلب کا مالک اور جنرل منیجر ہے"...... لاکھو نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے اٹھتے ہی ٹائیگر بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"اسے آف کر کے برقی بھٹی میں ڈال دو"...... عمران نے جوانا سے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی لاکھو کی کربناک چیخ سنائی دی اور پھر خاموشی چھا گئی۔

"کیا تم اس ماسٹر سے معلوم کر سکتے ہو کہ رابرٹ کہاں ہے"۔ عمران نے پاس کھڑے ٹائیگر سے کہا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اگر کام آسانی سے کر سکتے ہو تو ٹھیک ورنہ مجھے تمہارے ساتھ جانا ہوگا"...... عمران نے کہا۔

نہیں باس۔ میں آسانی سے معلوم کر لوں گا"..... ٹائیگر نے کہا۔

اوکے۔ جا کر معلوم کرو اور پھر مجھے ٹرانسمیٹر پر رپورٹ دو عمران نے کہا تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا جبکہ عمران دوسرے کمرے کی طرف بڑھ گیا جہاں فون موجود تھا۔ عمران نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔ "رانا ہاؤس سے علی عمران بول رہا ہوں۔ ایک غیر ملکی رابرٹ کا حلیہ معلوم ہوا ہے اور اسے ٹریس کرنا ہے"..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تفصیل سے حلیہ بتا دیا۔

"اوکے ..... "دوسری طرف سے مختصر جواب دیا گیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ وہ اب سردار سے بات کرنا چاہتا تھا تاکہ وہ سرامکس ریز کے حصار کے بارے میں کوئی اقدام کر سکے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ سردار سے بات کرائیں"۔ عمران نے کہا۔

"میں ڈاکٹر عالمگیر بول رہا ہوں عمران صاحب۔ سردار کو کال آئی تھی کہ ان کی بہن اچانک فوت ہو گئی ہے اس لیے وہ وہاں گئے ہیں "...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران چونک پڑا۔

"اوہ۔ کب فوت ہوئی ہیں وہ"......... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"آج صبح فوت ہوئی ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"مگر آج صبح تو میری سر سلطان سے فون پر بات ہوئی تھی"۔

عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ کافی دیر بعد واپس آ گئے تھے اور پھر انہوں نے سپیشل سیف سے کوئی فارمولا نکالا اور اسے لے کر واپس چلے گئے۔ ممکن ہے اس دوران آپ کی بات ہوئی ہو"...... ڈاکٹر عالمگیر نے جواب دیا۔

"بہن کی وفات پر جا کر واپس آ کر فارمولا نکال کر لے جانے کا کیا مطلب"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"ہم کیا کہہ سکتے ہیں جناب۔ وہ ہمارے چیف ہیں۔ ہم ان سے کیسے بات کر سکتے ہیں البتہ ہم سب نے ان کی بہن کی وفات پر وہاں جانے کی بات کی تھی تو انہوں نے انکار کر دیا اور کہا کہ لیبارٹری میں ہونے والا کام زیادہ ضروری ہے"...... ڈاکٹر عالمگیر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں خود جا کر ان سے مل لیتا ہوں۔ شکریہ"۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور تھوڑی ہی دیر بعد وہ کار لے کر رانا ہاؤس سے نکل کر سردار کی بہن کی رہائش گاہ جو دارالحکومت کے نواح میں تھی کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ کوٹھی کا پھاٹک کھلا ہوا تھا اور وہاں کافی لوگ جمع تھے۔ باہر بھی کاریں موجود تھیں۔ ایک بڑے ہال کمرے میں قالین پر بیٹھے ہوئے تھے۔ عمران نے جا کر پہلے فاتحہ خوانی کی اور پھر سردار سے ان کی بہن کی وفات پر تعزیت کی۔ سردار نے رسمی لہجے میں جواب دیا اور عمران خاموش ہو کر بیٹھ گیا۔ اس کا خیال تھا کہ سردار سے تفصیل سے بات کرے گا لیکن یہاں کے ماحول ایسا تھا کہ کوئی ایسی بات کرنا مناسب نہیں تھی۔ چنانچہ کچھ دیر بیٹھنے کے بعد وہ اٹھا اور سردار سے اجازت لے کر کوٹھی سے باہر آیا کہ اچانک ایک آدمی تیزی سے اس کے پاس آتا دکھائی دیا تو عمران چونک کر اسے دیکھنے لگا۔

"عمران صاحب۔ سردار نے کہا ہے کہ آپ ان سے مل کر

جائیں"..... اس آدمی کے قریب آکر مودبانہ لہجے میں کہا۔

"لیکن نہ جانے وہ کب فارغ ہوں گے"..... عمران نے کہا۔

"ابھی اذان ہونے والی ہے اس کے بعد سب لوگ چلے جائیں گے"..اس آدمی نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔تھوڑی دیر بعد اذان کی آواز سنائی دی تو اندر ہال میں موجود تمام افراد اٹھ کر باہر آ گئے جن میں سردار بھی شامل تھے اس کے بعد وہ سب قریبی مسجد میں نماز کی ادائیگی کے لیے چل پڑے۔عمران بھی ان کے ساتھ تھا۔نماز کی ادائیگی کے بعد تمام لوگوں نے سردار سے اجازت لی اور پھر وہ سب چلے گئے جبکہ عمران سردار کے ساتھ واپس اس کوٹھی میں آ گیا۔

"بیٹھو۔میں تم سے ایک انتہائی ضروری بات کرنا چاہتا ہوں"۔سردار نے ایک کمرے میں پہنچ کر ایک کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران خاموشی سے کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ سردار سامنے والی کرسی پر بیٹھ گئے۔

"تمہیں معلوم ہے کہ میری بہن کو باقاعدہ گردن توڑ کر ہلاک کیا گیا ہے"..... سردار نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔یہ کیسے ممکن ہے"..... عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے فون پر ملازم نے اطلاع دی کہ میری بہن کو دل کا دورہ پڑا ہے اور وہ ہسپتال پہنچنے سے پہلے وفات پا گئی ہے تو میں بوکھلائے ہوئے انداز میں لیبارٹری سے یہاں پہنچا لیکن ابھی میں نے کوٹھی کے گیٹ پر کار روکی ہی تھی کہ میری کار میں دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی میرا ذہن تاریک پڑ گیا اور جب مجھے ہوش آیا تو میری کار کوٹھی کے اندر موجود تھی اور میں ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔بہر حال میں کوٹھی

کے اندر گیا تو میں نے دیکھا کہ ملازم موجود نہیں تھے اور کوٹھی خالی تھی۔ میری بہن کی لاش اندر کمرے میں ایک بیڈ پر پڑی ہوئی تھی۔ میں نے جب قریب جا کر دیکھا تو مجھے احساس ہوا کہ اس کی گردن ٹوٹی ہوئی ہے۔ پہلے تو میں سمجھا کہ شاید ملازموں نے ایسا کیا ہے لیکن جب میں نے کوٹھی کو چیک کیا تو سب کچھ معمول کے مطابق تھا۔ میں نے معلوم کر کے سر سلطان کو بتایا تو وہ فوراً یہاں پہنچ گئے اور پولیس کے اعلیٰ افسران بھی آ گئے۔ میں نے تمام عزیز و اقارب کو اطلاع دی اور پھر جنازہ پڑھا گیا۔ میت کو قریبی قبرستان میں دفنانے کے بعد ابھی ہم واپس ہی آئے تھے کہ تم یہاں پہنچ گئے۔ میں چاہتا تھا کہ تمہیں تفصیل سے یہ سب کچھ بتاؤں تاکہ تم میری بہن کے قاتلوں کو اپنے طور پر تلاش کر سکو"..... سرداور نے کہا۔

"ملازموں کا کچھ پتا چلا"..... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ پولیس نے ان کے گھروں سے معلوم کیا ہے۔ وہ گھر نہیں پہنچے۔ چار ملازم تھے اور چاروں غائب ہیں"..... سرداور نے جواب دیا۔

"آپ کو جب آپ کی مرحومہ بہن کے بارے میں اطلاع دی گئی اور آپ یہاں آئے تو پھر آپ واپس لیبارٹری کیوں گئے اور آپ نے وہاں کے سپیشل سیف سے کوئی فارمولا اٹھایا اور پھر واپس آ گئے۔ یہ سب آپ نے کیوں کیا"..... عمران نے کہا تو سرداور بے اختیار اچھل پڑے۔ ان کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ میں نے تو ایسا نہیں کیا"..... سرداور نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

میں نے آپ کو فون کیا تو آپ کے اسسٹنٹ ڈاکٹر عالمگیر نے مجھے یہ

سب کچھ بتایا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ کوئی بڑی سازش ہوئی ہے۔ یقیناً یہ سب کچھ اس وقت ہوا ہوگا جب مجھے کار میں بے ہوش کیا گیا۔ لیکن پھر میں بے ہوشی کے عالم میں کیسے یہ کام کر سکتا ہوں"...... سرداور نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ پہلے لیبارٹری جا کر معلوم کریں کہ جو فارمولا آپ نے وہاں سے اٹھایا ہے وہ کون سا فارمولا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ویری بیڈ۔ رئیلی ویری بیڈ"...... سرداور نے اٹھتے ہوئے کہا تو عمران بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ سرداور کے چہرے پر شدید ترین الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔

"اوہ اگر واقعی ہی ایسا ہوا ہے عمران تو مجھے ہر حالت میں یہ پوسٹ چھوڑ دینی چاہئے"...... سرداور نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"آپ کا اس میں کیا قصور ہے۔ مجرموں نے تو ہر حربہ اختیار کرنا ہوتا ہے۔ اگر آپ جیسے لوگ چھوٹی چھوٹی باتوں پر دل چھوڑ بیٹھے تو پاکیشیا کے معصوم عوام کہاں جائیں گے"...... سرداور واقعی بے حد دل گرفتہ دکھائی دے رہے تھے۔

"مجرموں نے انسانی نفسیات سے کام لیا ہے۔ انہوں نے آپ کی بہن کو ہلاک کر کے آپ کو کال کروایا۔ آپ بہرحال سیکرٹ ایجنٹ تو نہیں ہیں۔ ایسی حالت میں تو مجھ جیسا آدمی بھی ان کا شکار بن سکتا ہے۔ آپ خود سوچیں اگر مجھے اطلاع ملے کہ اماں بی یا ڈیڈی کے ساتھ کچھ ہوا ہے تو میرا ردعمل کیا ہوگا"...... عمران نے کہا تو سرداور نے بے اختیار ایک طویل سانس لے لیا۔

"ٹھیک ہے۔ تمہاری بات معقول ہے۔ انسانی نفسیات بہرحال

انسانی نفسیات ہی ہوتی ہے"..... سردار نے اس بار خاصے سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران کے چہرے پر چھائی ہوئی تشویش کی جھلکیاں غائب ہو گئیں۔

"میں تمہیں کہاں فون کروں"..... سردار نے باہر صحن میں آتے ہوئے کہا۔

"میں خود ہی آپ کو فون کروں گا"..... عمران نے کہا تو سردار نے اثبات میں سر ہلا دیا اور کوٹھی سے باہر آ گئے۔ عمران کی کار بھی کوٹھی کے باہر موجود تھی اس لیے عمران کوٹھی سے باہر آ کر اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔ کار میں بیٹھ کر اس نے ڈیش بورڈ سے لانگ رینج ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر ٹائیگر کی فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی کیونکہ ٹائیگر نے ابھی تک ماسٹر کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں دی تھی۔ فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد عمران نے بٹن آن کیا اور کال دینا شروع کر دی۔ کافی دیر تک کال دینے کے باوجود جب کال اٹنڈ نہ کی گئی تو عمران کے چہرے پر تشویش کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ ٹائیگر اس طرح غیر ذمہ داری کا مظاہرہ نہیں کر سکتا تھا۔ عمران نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر اسے واپس رکھ کر اس نے کار آگے بڑھا دی۔ اب اس نے دانش منزل جانے کی بجائے دربار روڈ پر واقع سن لائیٹ کلب جانے کا فیصلہ کیا تھا جہاں ماسٹر سے معلومات حاصل کرنے کے لیے اس نے ٹائیگر کو بھیجا تھا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار سن لائیٹ کلب کے سامنے پہنچ گئی۔ کلب میں خاصا رش تھا اور آنے جانے والے سب افراد جرائم پیشہ دکھائی دے رہے تھے۔ عمران نے کار پارکنگ میں روکی اور پھر وہ نیچے اترا ہی تھا کہ غنڈہ نما آدمی تیزی سے اس کے قریب آیا اور اس نے ایک سرخ رنگ کا کارڈ عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"پارکنگ فیس پچاس روپے"..... آدمی نے مخصوص جھٹکے دار لہجے میں کہا۔

"کب سے کام کر رہے ہو یہاں"..... عمران نے جیب سے سو روپے کا نوٹ نکال کر اس کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا۔

"جی۔جی۔چار سالوں سے"..... اس آدمی کا لہجہ یکلخت بدل گیا۔

"یہاں دارالحکومت میں ٹائیگر نامی ایک بدمعاش رہتا ہے۔کبھی کبھی وہ اپنے آپ کو کوبرا بھی کہلواتا ہے۔کیا تم اسے جانتے ہو"..... عمران نے کہا تو آدمی بے اختیار چونک پڑا۔

"آپ کو اس سے کیا کام ہے جناب۔وہ تو"..... یہ آدمی بات کرتے کرتے رک گیا تو عمران نے جیب سے ایک اور نوٹ نکال کر اس کے ہاتھ میں تھما دیا۔

"سچ سچ بتاؤ کیونکہ مجھے اس سے بہت ضروری کام ہے"۔عمران نے کہا۔

"جناب۔اب آپ کی ملاقات اس سے سٹی ہسپتال میں ہو سکتی ہے"..... اس آدمی نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔کیا اس کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے"..... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"جی نہیں وہ کچھ دیر پہلے ماسٹر سے الجھ پڑا اور ماسٹر کے آدمیوں نے اسے گولی ماردی لیکن ابھی ابھی ایک پولیس والا یہاں آیا تھا۔اس نے مجھے بتایا کہ وہ شدید زخمی ہوا ہے لیکن ابھی زندہ ہے۔اس آدمی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ سلام کر کے ایک اور آنے والی گاڑی کی طرف بڑھ گیا تو عمران کے چہرے پر ایسے تاثرات ابھر آئے جیسے اسے اس آدمی کی بات پر یقین نہ آ رہا ہو۔وہ جلدی سے دوبارہ کار میں بیٹھا اور تھوڑی دیر بعد اس کی کار سٹی ہسپتال کی طرف چلی جارہی

تھی نئی ہسپتال پہنچ کر اسے معلوم ہوا کہ ٹائیگر کی حالت واقعی خراب ہے اور اسے چار گولیاں لگی ہیں جس کی وجہ سے اس کا کافی خون بہہ گیا ہے۔ یہاں ڈیوٹی پر موجود ڈاکٹر اس کی زندگی سے مایوس تھے تو عمران نے پبلک فون بوتھ سے سپیشل ہسپتال کے ڈاکٹر صدیقی کو کال کر کے اسے تفصیل بتانے کے ساتھ ساتھ ایمبولینس بھیجنے اور یہاں کے انچارج ڈاکٹر کو کال کر کے ٹائیگر کو سپیشل ہسپتال منتقل کرانے کے لیے کہا اور پھر آدھے گھنٹے بعد جب ایمبولینس پر ٹائیگر کو سپیشل ہسپتال لایا گیا۔ ڈاکٹر صدیقی چونکہ ٹائیگر کو آپریشن تھیٹر میں لے گئے تھے اس لیے عمران ڈاکٹر صدیقی کے آفس میں بیٹھ گیا۔ گو نئی ہسپتال کے ڈاکٹروں نے ٹائیگر کے بارے انتہائی تشویش کا اظہار کیا تھا لیکن عمران کو اللہ کی رحمت پر کامل یقین تھا کہ وہ ٹائیگر کو ضرور صحت اور زندگی دے گا۔ ڈاکٹر صدیقی کی واپسی تقریباً دو گھنٹے بعد ہوئی تو عمران ان کا چہرہ دیکھ کر ہی سمجھ گیا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو گئی ہے

''اللہ تعالیٰ کا کرم ہو گیا ہے عمران صاحب۔ مجھے دوبارہ آپریشن کرنا پڑا۔ بہر حال اب ٹائیگر کی حالت خطرے سے باہر ہے اور اسے ہوش بھی آ گیا ہے''...... ڈاکٹر صدیقی نے کہا تو عمران نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر صدیقی کا بھی شکریہ ادا کیا اور پھر ڈاکٹر صدیقی کے ساتھ وہ اس کمرے میں پہنچ گیا جہاں ٹائیگر موجود تھا ٹائیگر آنکھیں بند کیے ہوئے لیٹا ہوا تھا۔

''مبارک ہو ٹائیگر۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں نئی زندگی دی ہے''۔ عمران نے کرسی گھسیٹ کر بیڈ کے ساتھ کر کے اس پر بیٹھتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہا۔

''مم۔ مم۔ میں شرمندہ ہوں باس۔ بس اچانک دیوار بنی اور اس سے پہلے کہ میں سنبھلتا مجھ پر فائر کھول دیا گیا''...... ٹائیگر نے سر اٹھا کر

اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ ایسا ہوتا ہے۔ وہ کیا کہتے ہیں کہ کبھی کے دن بڑے اور کبھی کی راتیں۔ لیکن ماسٹر کو اس انتہائی اقدام پر کیوں اترنا پڑا"...... عمران نے ٹائیگر کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے لیٹے رہنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"میں نے اس سے رابرٹ کے بارے میں بات کی تو وہ اس طرح اچھل پڑا جیسے اس کے سر پر کسی نے بم مار دیا ہو اور پھر شاید اس نے کوئی خفیہ بٹن دبا دیا کہ دوسرے ہی لمحے مجھ پر فائرنگ شروع ہو گئی۔ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ تم بے فکر رہو۔ ماسٹر کو اس کا پورا پورا حساب دینا پڑے گا"...... عمران نے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"باس۔ آپ مجھ پر ایک مہربانی کریں اور میرے صحت یاب ہونے تک اس ماسٹر کو زندہ رہنے دیں۔ میں اپنا حساب خود چکانا چاہتا ہوں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"تم بے فکر رہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کمرے سے باہر آ گیا۔ ڈاکٹر صدیقی کو ٹائیگر کی حفاظت کے بارے میں ہدایات دے کر وہ اپنی کار میں سوار ہو کر دوبارہ سن لائیٹ کلب کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ ٹائیگر کے ساتھ جو کچھ کیا گیا تھا اس سے یہ ظاہر ہو گیا تھا کہ معاملات بہت اونچی سطح پر پہنچ چکے ہیں ورنہ عام حالات میں یہ غنڈے اتنا بڑا اقدام نہ کرتے۔

کمرے کا بھاری دروازہ کھلا تو کمرے میں موجود ادھیڑ عمر آدمی نے چونک کر سر اٹھایا۔ دوسرے لمحے اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ ابھر آئی۔ کمرے میں ماریہ داخل ہو رہی تھی۔

"آو ماریہ۔ میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا" ...... ادھیڑ عمر آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو باس" ...... ماریا نے مسکراتے ہوئے کہا اور میز کی دوسری طرف موجود دو کرسیوں میں سے ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔

"تم نے واقعی حیرت انگیز کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ تمہاری تفصیلی رپورٹ جب اعلیٰ حکام کو بھیجی گئی تو انہوں نے تمہاری اس شاندار کارکردگی کو بے حد سراہا" ...... باس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ اعلیٰ حکام کی قدر شناسی ہے باس" ...... ماریا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہیں معلوم تو ہے کہ یہ فارمولا ہم نے اسرائیل کے لئے حاصل کیا ہے۔ اسرائیل کے صدر صاحب نے اس فارمولے کے حصول پر قبرص کے پرائم منسٹر کا سرکاری اور غیر سرکاری دونوں طرح خصوصی طور پر شکریہ ادا کیا ہے اور ہماری تنظیم سوز اتو کی بھی بے حد تعریف کی ہے" ...... باس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ میں ویسے بھی فارغ نہیں رہ سکتی" ..... ماریا نے کہا۔

"گڈ" .... باس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کی دراز کھول کر اس میں سے سرخ رنگ کی ایک فائل نکالی اور اسے ماریا کی طرف بڑھا دیا۔

"یہ بھی پاکیشیا کا ہی مشن ہے" ..... باس نے فائل ماریا کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو ماریا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس نے فائل کھول کر دیکھی تو اس میں دو کاغذ موجود تھے جن پر باریک حروف میں ٹائپ کیا گیا تھا۔ ماریا نے ان کاغذات کو پڑھنا شروع کر دیا پھر جب اس نے پڑھنا ختم کیا تو اس نے ایک طویل سانس لیا اور فائل بند کر دی۔

"کیسا مشن ہے"...... باس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس۔ یہ تو انتہائی آسان مشن ہے۔ اس کے لیے میرے سیکشن کو خصوصی طور پر حرکت میں لانے کی وجہ میں سمجھ نہیں سکی"۔ ماریا نے کہا۔

"تم اسے اس لئے آسان کہہ رہی ہو کہ اس فائل میں اس مرکز کی نشاندہی بھی کر دی گئی ہے جہاں سے سرامکس ریز کو پاکیشیا پر حصار کی صورت میں پھیلایا گیا ہے اور اس نشاندہی کے بعد اس کو تباہ کرنا ایک عام آدمی کے لئے بھی مشکل نہیں ہے"...... باس نے کہا۔

"یس باس"...... ماریا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پہلی بات تو یہ ہے کہ اس مرکز کا حفاظتی نظام ملٹری انٹیلی جنس کے پاس ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اسے عام انداز میں تباہ نہیں کیا جا سکتا کیونکہ اس کے خلاف ایسا حفاظتی نظام قائم کیا گیا ہے کہ باہر سے اسے کسی صورت تباہ نہیں کیا جا سکتا اس لئے اس کے اندر جا کر کاروائی کرنا پڑے گی اور اندر کوئی بھی نہیں جا سکتا۔ تیسری اور آخری بات جس کے لئے اسرائیل کے صدر نے خاص طور پر تاکید کی ہے وہ یہ کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس بارے میں معمولی سا بھی شک نہیں ہونا چاہیے کیونکہ اسرائیلی صدر پاکیشیا سیکرٹ سروس سے اس قدر خوفزدہ ہیں کہ شاید وہ کسی اور سے اس قدر نہیں ڈرتے اس لئے انہوں نے براہ راست کاروائی کی بجائے ہماری تنظیم سوزانو کا سہارا لیا ہے۔ بظاہر یہ مشن جتنا آسان نظر آتا ہے اصل میں اتنا ہی مشکل ہے"...... باس نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔ میں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں بہت کچھ سن رکھا ہے لیکن یہ پاکیشیائی ویسے ہی پراپیگنڈے کے بڑے ماہر ہوتے ہیں اور پھر میں نے تو اس انداز میں کام کرنا ہے کہ

انہیں آخری لمحے تک معلوم نہ ہو سکے گا“..... ماریا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اسرائیلی صدر تو اس بات سے بھی خوفزدہ تھا کہ کہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس فارمولے کے بارے میں معلوم نہ ہو جائے لیکن جب انہوں نے تمہاری تفصیلی رپورٹ پڑھی تو ان کا خوف دور ہو گیا“..... باس نے کہا۔

”باس۔ ایک بات میری سمجھ میں نہیں آئی کہ جب فارمولا اسرائیل کو مل گیا تو وہ اس کا توڑ تیار کر کے استعمال کر لیں۔ اس کے لئے ان ریز کے حصار کو ختم کرنے کا مشن کیوں بنایا جا رہا ہے“..... ماریا نے کہا۔

”تمہاری بات درست ہے۔ میرے ذہن میں بھی یہ بات آئی تھی اور میں نے بھی یہ سوال کیا تھا جس کے جواب میں بتایا گیا کہ یہ فارمولا اسقدر پیچیدہ ہے کہ اس کا توڑ تیار کرنے میں کئی سال بھی لگ سکتے ہیں اس لیے اس پر تو اطمینان سے کام ہوتا رہے گا اور اس کی تیاری کے بعد اس فارمولے کو اسرائیل اپنے ایٹمی مرکز کی حفاظت کے لئے استعمال کرے گا جبکہ پاکیشیا پر وہ خود ہی ایٹمی حملہ کرنا چاہتا ہے اس لئے وہ اس حصار کا خاتمہ چاہتا ہے“..... باس نے کہا۔

”لیکن باس۔ اگر ہم حصار کو ختم کر دیں تو وہ اسے دوبارہ تیار کر لیں گے۔ میرے خیال میں ایٹمی حملے کے لئے انہیں ایک ڈیڑھ ماہ لگ جائے گا“..... ماریا نے کہا۔

”تم ایک ڈیڑھ ماہ کی بات کر رہی ہو۔ اسرائیل کو اگر ایک گھنٹہ بھی مل جائے تو وہ پاکیشیا پر ایٹمی حملہ کافرستان کے ذریعے کرانے کے لئے تیار ہے“..... باس نے کہا تو ماریا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”اب تم یہ فائل اپنے پاس رکھو اور کل تک کوئی ایسا پلان بناؤ جس سے میں پوری طرح مطمئن ہو جاؤں کہ تم کامیاب ہو جاؤ گی“..... باس

نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ماریا کوئی جواب دیتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو باس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... باس نے کہا۔

"سناگر بول رہا ہوں جناب"......دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیوں کال کیا ہے"...... باس نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"باس۔ پاکیشیا سے اطلاع ملی ہے کہ وہاں ماریا کیشن کے نمبر ٹو جیمو کے بارے میں انکوائری ہو رہی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو باس بے اختیار چونک پڑا اور اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیسے اطلاع ملی ہے۔ تفصیل بتاؤ"...... باس نے چونک کر کہا۔

"باس۔ آپ کے حکم کے مطابق ماریا کیشن کے پاکیشیا میں کام کرنے کی وجہ سے ہم نے وہاں اپنا سیٹ اپ قائم کر رکھا تھا کہ اگر کوئی ایجنسی ان کے خلاف انکوائری کرے تو ہمیں اطلاع مل جائے۔ جیمو نے اپنے مشن کے سلسلے میں وہاں کی ایک مقامی آدمی جس کا نام ماسٹر ہے کو ہائر کیا تھا اور پھر ماسٹر نے تمام کام آگے ایک اور آدمی سے کروایا تھا۔ میڈم ماریا تو طرح سامنے نہیں آئیں لیکن جیمو جو وہاں رابرٹ کے نام سے کام کر رہا تھا وہ سامنے آ گیا ہے۔ ہم نے ماسٹر کے کلب میں سیٹ اپ قائم کیا تھا کیونکہ ہمیں معلوم تھا کہ اگر کوئی ایجنسی ماسٹر تک پہنچتی ہے تو پھر لامحالہ جیمو سامنے آ جائے گا۔ ابھی ابھی اطلاع ملی ہے کہ ایک مقامی بدمعاش جو وہاں کے جرائم پیشہ افراد کے اعلیٰ حلقوں میں کام کرتا ہے اور جس کا نام ٹائیگر ہے اچانک ماسٹر کے آفس میں پہنچا اور اس نے ماسٹر سے براہ راست یہ جاننا چاہا کہ اس نے کس کے کہنے پر اکو کو جونشیات کے ریکٹ

میں کام کرتا ہے رابرٹ کے لئے کام کرنے کو کہا تھا۔ اس پر ماسٹر نے فوری طور پر کوئی بٹن پریس کیا تو سائیڈ کی خفیہ دیوار سے اس کے مسلح ساتھی سامنے آ گئے اور انہوں نے ٹائیگر پر فائر کھول دیا۔ ٹائیگر ہلاک ہو گیا اور ماسٹر نے اسے اپنے کلب سے باہر پھنکوا دیا جہاں سے پولیس اس کی لاش سٹی ہسپتال لے گئی لیکن پھر اطلاع ملی کہ ٹائیگر ہلاک نہیں ہوا لیکن شدید زخمی ہے۔ میں نے ٹائیگر کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو معلوم ہوا کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے انتہائی خطرناک ایجنٹ علی عمران کا خاص آدمی ہے یہ اطلاع ملنے پر فیصلہ کیا گیا کہ ہسپتال میں اس ٹائیگر کو ہلاک کر دیا جائے لیکن جب وہاں رابطہ کیا گیا تو پتہ چلا کہ ٹائیگر کو خطرناک حالت میں کسی خفیہ ہسپتال پہنچا دیا گیا ہے اور یہ کام کرنے والا بھی علی عمران ہی تھا"...... دوسری طرف سے تفصیل بتاتے ہوئے کہا گیا۔

"لیکن کیا ماسٹر کو معلوم ہے کہ رابرٹ کا اصل نام کیا ہے اور اس کا تعلق کس سے ہے"...... باس نے کہا تو اس بار ماریا بھی چونک پڑی کیونکہ باس جو کچھ سن رہا تھا وہ ماریا کو سنائی نہ دے رہا تھا۔

"یس باس۔ جیمو اور ماسٹر کے درمیان گہری دوستی رہی ہے۔ جیمو پہلے ایکریمیا میں کام کرتا تھا اور ماسٹر بھی ایکریمیا میں رہا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تو فوری طور پر اس ماسٹر کو ہلاک کر دو"...... باس نے کہا۔

"اوکے باس" دوسری طرف سے کہا گیا تو باس نے رسیور رکھ دیا۔

"یہ جیمو کا تذکرہ کس سلسلے میں ہو رہا تھا"...... ماریا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو باس نے اسے مختصر طور پر تفصیل بتا دی۔

"میرا خیال ہے کہ شاگر نے از خود اندازہ لگا لیا ہے کہ انکوائری ہو رہی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ ٹائیگر اپنے طور پر ماسٹر سے حصہ لینے کا خواہش

مند ہو کیونکہ جیمو نے کوئی ایسا کام نہیں کیا جس سے انکوائری کا خدشہ ہو سکے۔ ایک عام سے آدمی کے ذریعے عمران کے فلیٹ پر ایس ایس سپر ڈکٹا فون پہنچایا گیا اور اس ڈکٹا فون کے ذریعے عمران کی سرداور سے ہونے والی گفتگو ریسیو کی گئی جس سے پتہ چلا کہ فارمولا سرداور کے قبضے میں ہے۔ پھر ان کی بہن کو ہلاک کر کے انہیں کال کیا گیا اور پھر انہیں اغوا کر کے ان کے ذہن کو سپیشل مشین کے ذریعے کنٹرول میں لے کر ان سے فارمولا منگوایا گیا اور اس کے بعد ان کا ذہن واش کر دیا گیا۔ فارمولا مجھ تک پہنچا اور پھر میرے ذریعے تارکی کے سفیر کے پاس اور وہاں سے آپ کے پاس پہنچ گیا۔ جیمو بھی واپس آ گیا اور اس کے ساتھی بھی اور پھر میں بھی واپس آ گئی"..... ماریا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے۔ بہر حال اس ماسٹر کی ہلاکت ضروری ہے"۔ باس نے کہا۔

"یس باس"..... ماریا نے کہا۔

"ماسٹر کی ہلاکت کے باوجود اب تم نے انتہائی محتاط انداز میں کام کرنا ہے کیونکہ اب نائیگر اپنے طور پر بھی کام کر رہا ہے جب بھی عمران تک کبھی نہ کبھی اطلاع پہنچ جائے گی اور عمران کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ بھوت کی طرح پیچھے لگ جاتا ہے"..... باس نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس۔ ماریا نے کچی گولیاں نہیں کھیلیں۔ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس لاکھ کوشش کر لیں وہ ماریا تک نہیں پہنچ سکتے۔ اب مجھے اجازت دیں"..... ماریا نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ وش یو گڈ لک"..... باس نے مسکراتے ہوئے کہا تو ماریا اٹھی، اس نے فائل کو موڑ کر اپنی جیکٹ کی جیب میں ڈالا اور پھر تیزی

سے چلتی ہوئی بیرونی دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

عمران نے کار ایک بار پھر سن لائیٹ کلب کی پارکنگ میں روکی تو اس بار پارکنگ میں دوسرا آدمی موجود تھا۔ عمران نے اس سے پارکنگ کارڈ لیا اور پھر کلب کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ کلب میں آنے جانے والے افراد اپنے انداز اور لباس سے زیر زمین دنیا کی نچلی سطح کے لوگ دکھائی دے رہے تھے۔ ان میں عورتیں بھی تھیں اور مرد بھی۔ عمران نے سوٹ پہنا ہوا تھا اس لیے وہ ان سب لوگوں میں ہر لحاظ سے منفرد اور الگ دکھائی دے رہا تھا۔ شاید یہی وجہ تھی کہ آنے جانے والے تمام لوگ مڑ مڑ کر عمران کو اس طرح دیکھ رہے تھے جیسے عمران کسی اور سیارے کی مخلوق ہو۔ عمران نے شیشے کا بنا ہوا مین گیٹ کھولا اور اندر ہال میں داخل ہو گیا۔ ہال تقریباً بھرا ہوا تھا اور وہاں کھلے عام گھٹیا منشیات کا استعمال ہو رہا تھا جبکہ ہر ٹیبل پر شراب بھی موجود تھی اور یہاں شراب بدمعاشوں اور غنڈوں کے انداز میں بوتلوں میں پی جا رہی تھی۔ عمران نے ایک نظر ہال پر ڈالی اور پھر کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا جہاں ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا غنڈہ کھڑا تھا جبکہ دو اور آدمی لوگوں کو سروس دینے میں مصروف تھے۔ کاؤنٹر کے پیچھے کھڑے ہوئے غنڈے کی نظریں عمران پر جمی ہوئی تھیں اور اس کے چہرے پر تذبذب کے تاثرات نمایاں تھے۔

"اسلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ....." عمران نے کاؤنٹر کے پاس آ کر بڑے خشوع وخضوع بھرے لہجے میں سلام کرتے ہوئے کہا تو کاؤنٹر کے پیچھے کھڑا ہوا غنڈہ اس طرح اچھل پڑا جیسے اس کے پیروں تلے بم پھٹ گیا ہو۔ اس کا چہرہ تیزی سے شگفتہ ہوتا چلا گیا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے عمران نے مکمل سلام کر کے اس کے دل کو مٹھی میں لے کر بھینچ دیا ہو۔

"وع۔ وع۔ وعلیکم السلام"..... اس غنڈے نے انتہائی گڑبڑاتے ہوئے لہجے میں کہا لیکن باوجود کوشش کے وہ پوری طرح مکمل سلام نہ کر سکا۔ شاید یہ اس کی زندگی کا پہلا اور انوکھا تجربہ تھا کہ اس ماحول میں اسے کسی آدمی نے اس طرح مکمل سلام کیا تھا۔ یہاں تو سرے سے سلام کرنے کا رواج ہی نہ تھا جبکہ عمران نے مکمل سلام کیا تھا۔

"ماسٹر سے کہو کہ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بنفس نفیس اور اپنے قدموں پر چل کر یہاں آیا ہے۔ یہ اور بات ہے کہ پیدل چلنا صرف مین گیٹ سے یہاں تک ہوا ہے۔ پھر بھی بہرحال پیدل تو چلنا پڑا ہے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ باس موجود نہیں ہیں"..... اس غنڈے نے نظریں نیچی کرتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز بتا رہا تھا جیسے وہ عمران کی ملاقات ماسٹر سے نہ کرانا چاہتا ہو۔

"چلو جہاں موجود ہیں وہاں کا پتہ بتا دو"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ میرا نام وکی ہے اور میں نائیگر اور آپ کو اچھی طرح جانتا ہوں اور پھر آپ نے جس طرح مجھے مکمل سلام کیا ہے اس نے بھی حقیقتاً میرا ذہن بدل کر رکھ دیا ہے۔ باس ماسٹر نے نائیگر پر حملہ کرایا تھا اور باس ماسٹر کو معلوم ہے کہ آپ اس کے پیچھے ضرور یہاں آئیں گے اس لیے اس نے آپ کے لئے خاص انتظامات کر رکھے ہیں لیکن آپ کے سلام کرنے کے بعد اب مجھ میں یہ ہمت نہیں ہو رہی کہ آپ کو اس مقتل گاہ میں بھجوا دوں چاہے ماسٹر مجھے گولی ہی کیوں نہ مار دے۔ آپ بہرحال میری بات سمجھیں اور واپس چلے جائیں"..... وکی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تمہارے اندر کا آدمی ابھی زندہ ہے وکی اس لئے تم صرف مکمل سلام سن کر اس حد تک آ گئے ہو۔ میں تمہاری مدد کر سکتا ہوں اگر تم

اپنے آپ کو جرائم کی دنیا سے نکالنا چاہو"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"آپ کا شکریہ عمران صاحب۔ یہ باتیں بعد میں ہو جائیں گی۔ یہاں اگر کسی نے آپ کو پہچان لیا تو میں فوری طور پر مارا جاؤں گا"...... وکی نے کہا۔

"تم بے فکر رہو اور مجھے اس مقتل گاہ کا پتہ بتا دو اور پھر دیکھنا کہ عشاق کس شان سے مقتل کی طرف روانہ ہوتے ہیں"۔ عمران نے کہا تو وکی نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور ایک طرف کھڑے ہوئے آدمی کو اشارے سے بلایا۔

"یس سر"...... اس آدمی نے کاؤنٹر کے پاس آ کر کہا۔

"صاحب کو اسپیشل روم میں لے جاؤ۔ انہوں نے چیف سے ملاقات کرنی ہے"...... وکی نے اس آدمی سے کہا۔

"یس سر۔ آئیے جناب"...... اس آدمی نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر واپس مڑ گیا۔

"میں نے اپنا فرض پورا کر دیا ہے عمران صاحب۔ اب آپ کی قسمت"...... وکی نے آہستہ سے کہا۔

"میری بات پر غور کرتے رہنا۔ پھر ملاقات ہو گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس آدمی کے پیچھے چل پڑا۔ عمران نے لفٹ میں سوار ہو کر پیچھے مڑ کر دیکھا تو وکی فون کرنے میں مصروف تھا۔ وہ سمجھ گیا کہ اسکی آمد کی اطلاع ماسٹر کو دی جا رہی ہے۔ تھوڑی دیر بعد عمران لفٹ کے ذریعے دوسری منزل تک پہنچ گیا جہاں دو مسلح افراد موجود تھے۔

"انہیں وکی نے بھیجا ہے اور باس سے ملاقات کرنی ہے"...... اس آدمی نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے"..... ان میں سے ایک نے جھٹکے دار لہجے میں کہا اور دروازہ کھول دیا۔ عمران اطمینان سے چلتا ہوا کمرے میں داخل ہو گیا۔ یہ خاصا بڑا کمرا تھا جس میں ایک بڑی میز پڑی ہوئی تھی۔ میز کے پیچھے اونچی پشت والی کرسی موجود تھی جبکہ میز کی دونوں سائیڈوں میں صوفے رکھے ہوئے تھے اور فرش پر دبیز قالین موجود تھا لیکن کمرہ خالی تھا۔ عمران کے اندر داخل ہوتے ہی دروازہ بند ہو گیا۔ تو عمران سمجھ گیا کہ کمرہ ساؤنڈ پروف ہے۔ ابھی عمران کمرے کا جائزہ ہی لے رہا تھا کہ اچانک میز کے عقب میں ایک دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور سمارٹ جسم کا آدمی جس نے جینز کی پینٹ اور جینز کی شرٹ پہنی ہوئی تھی اندر داخل ہوا۔ اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ زیر زمین سرگرمیوں میں خاصا مصروف ہے۔

"بیٹھو۔ میرا نام ماسٹر ہے"..... اس آدمی نے میز کے پیچھے موجود اونچی پشت والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو عمران سائیڈ صوفے پر اطمینان سے بیٹھ گیا۔

"تم مجھے جانتے ہو ماسٹر"..... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ اچھی طرح جانتا ہوں۔ تم ٹائیگر کے باس ہو اور بڑے خطرناک ایجنٹ سمجھے جاتے ہو لیکن تم مجھے نہیں جانتے۔ میرا نام ماسٹر ہے اور ماسٹر کا نام سن کر بڑے بڑے کانپ اٹھتے ہیں لیکن تم بتاؤ کہ کیوں آئے ہو"..... ماسٹر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ تم نے ٹائیگر پر فائرنگ کیوں کروائی تھی۔ میں اس کی وجہ معلوم کرنا چاہتا ہوں"......... عمران نے کہا۔

"ٹائیگر نے مجھ پر غصے کا اظہار کیا تھا اور یہ ایسا گناہ ہے جسے میں کسی صورت معاف نہیں کر سکتا"...... ماسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے میں بغیر غصے کا اظہار کئے تم سے پوچھ لیتا ہوں کہ رابرٹ

جس کے لیے تم نے لاکھو اور عبدالرشید ذمی کے ذریعے سارا کھیل کھیلا ہے وہ کون تھا اور کہاں سے آیا تھا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"اس بات کو جان لو کہ تمہاری جیب میں جو مشین پسٹل موجود ہے وہ بہر حال اس کمرے میں کام نہیں کر سکتا اس لئے کہ اس کمرے میں انتہائی جدید ترین ریز کا سرکل موجود ہے۔ البتہ میرے ہاتھ میں جو مشین پسٹل موجود ہے وہ فائر کرے گا کیونکہ اس میں ان ریز کا سرکل ختم کرنے کا سرکٹ نصب ہے اس لیے اگر تمہارا خیال ہے کہ تم جیب سے ہی مجھ پر فائر کھول دو گے تو اس خیال میں نہ رہنا۔ دوسری بات یہ کہ میں تم جیسے ایجنٹ کو اپنے ہاتھوں سے ہی ختم کر سکتا ہوں اس کے لئے مجھے کسی کی مدد کی ضرورت نہیں۔ تیسری بات یہ کہ رابرٹ میرا دوست ہے۔ اس کا نام جیمز ہے اور وہ قبرص میں رہتا ہے۔ اور قبرص کی کسی سرکاری ایجنسی میں کام کرتا ہے۔ ہم دونوں ایکریمیا میں کافی عرصہ اکٹھے رہے ہیں۔ میں نے مارشل آرٹ کی ٹریننگ ایکریمیا سے حاصل کی ہے۔ اور آخری بات یہ بھی بتا دوں کہ تم یقیناً ٹائیگر کی ہلاکت کا بدلہ لینے یہاں آئے ہو جس کا مجھے پہلے سے اندازہ تھا اس لیے میں نے یہاں خصوصی انتظامات کر رکھے ہیں اور اب تم یہاں سے زندہ واپس نہیں جا سکتے"...... ماسٹر نے مسلسل بولتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کے نیچے موجود ہاتھ اوپر کیا تو اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل موجود تھا۔

"رابرٹ یا جیمز جو بھی ہے۔ یہاں سے کیا لے کر گیا ہے۔ عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"کوئی سائنسی فارمولا لے گیا ہے"...... ماسٹر نے جواب دیا۔

"یہ سب کیسے ہوا۔ تفصیلات بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

"چونکہ اب تم نے زندہ تو رہنا نہیں اس لئے میں تمہیں بتا دیتا ہوں

لیکن مجھ سے حلف لیا گیا ہے کہ میں اس بارے میں زبان نہیں کھولوں گا اس لئے میں کچھ نہیں بتا سکتا اور اب تم چھٹی کرو"۔ ماسٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے کے ساتھ اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی عمران بھی بجلی کی سی تیزی سے اٹھا اور دوسرے ہی لمحے تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی عمران یکلخت بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور گولیاں اس کے جسم سے صرف چند انچ کے فاصلے سے گزر گئیں۔ ماسٹر نے ہاتھ کو حرکت دی تو عمران کا جسم ایک بار پھر گھوما اور پھر تو ایسا محسوس ہونے لگا جیسے عمران کمرے میں کسی افریقی قبیلے کا مخصوص رقص کرنے میں مصروف ہو۔ ماسٹر کا چہرہ ساتھ ساتھ بگڑتا جا رہا تھا اور پھر جیسے ہی ٹرچ کی آواز سنائی دی تو عمران نے یکلخت چھلانگ لگائی اور ایک لمحے کے لئے اس کا ایک پیر میز پر پڑا اور دوسرے ہی لمحے کمرہ ماسٹر کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج

اٹھا۔ ماسٹر ہوا میں اڑتا ہوا ایک دھماکے سے سامنے دروازے سے ٹکرایا جبکہ عمران بھی چھلانگ لگا کر واپس آ گیا تھا۔ اس نے واقعی انتہائی برق رفتاری سے میز کے پیچھے کھڑے ماسٹر کو گردن سے دبوچ پکڑ کر ایک جھٹکے سے آگے اچھال دیا تھا۔ گو ماسٹر اڑتا ہوا ایک دھماکے دروازے سے ٹکرایا تھا لیکن ماسٹر کے جسم میں بھی واقعی بجلی بھری ہوئی تھی کیونکہ جب تک عمران واپس میز سے چھلانگ لگا کر نیچے اترتا ماسٹر کا جسم کسی اڑنے والے سانپ کی طرح سمٹ کر اچھلا اور دوسرے لمحے عمران اچھل کر پشت کے بل میز پر جا گرا۔ اس کا نچلا دھڑ فرش پر اور باقی جسم میز پر تھا۔ ماسٹر نیچے گر کر یکلخت ہوا میں اچھلا ہی تھا کہ عمران بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر ایک سائیڈ پر پڑے ہوئے صوفے پر جا گرا جبکہ ماسٹر نے یکلخت مڑ کر اس صوفے پر چھلانگ لگا دی۔ اس کے انداز میں واقعی بے پناہ پھرتی تھی لیکن عمران

تیزی سے پلٹا اور پھر اس کے ساتھ ہی کمرہ ماسٹر کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ عمران کا بازو اٹھتے ہی تیزی سے گھوما تھا اور صوفے پر گرے ہوئے ماسٹر کی پسلیوں پر اس کی کھڑی ہتھیلی کا بھرپور وار اس انداز میں پڑا تھا کہ ماسٹر کی بیک وقت کئی پسلیاں کڑکڑا اٹھی تھیں لیکن وہ واقعی جاندار آدمی تھا۔ اس نے دوبارہ بجلی کی سی تیزی سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے عمران کی لات پوری قوت سے اس کی کنپٹی پر پڑی اور اس بار ماسٹر کے حلق سے کربناک چیخ نکلی اور وہ واپس فرش پر بچھے ہوئے قالین پر گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ بہت عرصے بعد اسے جان بچانے کے لئے اس محدود جگہ پر سنگ آرٹ کا مظاہرہ کرنا پڑا تھا اور یہ واقعی اس کی مہارت تھی کہ وہ مشین پسٹل کی گولیوں سے اپنے آپ کو بچانے میں کامیاب ہو گیا تھا اور یہ مظاہرہ اسے مجبوراً کرنا پڑا تھا کیونکہ اس نے جیب میں موجود مشین پسٹل کا ٹریگر دبا کر چیک کر لیا تھا لیکن ٹریگر جام ہو چکا تھا جس سے وہ سمجھ گیا کہ ماسٹر نے ٹرانس ریز کا سرکل قائم کیا ہوا ہے جو ہر قسم کی مشینری کو مکمل جام کر دیتی ہیں۔ ماسٹر ایک اچھا نشانہ باز تھا اور اس کے ساتھ ساتھ ماسٹر نے جس انداز میں فائٹ کی تھی اس سے یہ بھی اندازہ ہوتا تھا کہ وہ مارشل آرٹ میں بھی کافی مہارت رکھتا ہے

۔ عمران نے آگے بڑھ کر دروازہ اندر سے لاک کر دیا۔ گو اسے معلوم تھا کہ باہر موجود مسلح افراد ساؤنڈ پروف کمرہ ہونے کی وجہ سے فائرنگ کی آواز نہ سن سکے ہوں گے لیکن ماسٹر دروازے سے جس انداز سے ٹکرایا تھا اس سے خاصی آواز پیدا ہوئی تھی لیکن دروازہ بھاری ہونے کی وجہ سے خود بخود نہ کھل سکا اور یقیناً باہر موجود مسلح افراد یہ سمجھے ہوں گے کہ یہ دھماکہ عمران کے ٹکرانے کی وجہ سے ہوا

ہے۔ وہ یہ تصور بھی نہیں کر سکتے تھے کہ ان کا چیف ماسٹر دروازے سے ٹکرایا ہوگا۔ اس لئے انہوں نے اندر آنے کی کوشش نہیں کی تھی اور اب عمران نے کسی بھی ممکنہ خطرے سے بچنے کے لیے اندر سے دروازہ لاک کر دیا تھا۔ پھر اس نے ماسٹر کو اٹھا کر صوفے کی ایک کرسی پر ڈالا اور تیزی سے مڑ کر اس دروازے کی طرف بڑھ گیا جہاں سے ماسٹر اندر آیا تھا۔ دروازہ کھول کر وہ دوسری طرف ایک بڑے کمرے میں پہنچا تو بے اختیار چونک پڑا کیونکہ اس کمرے کو ٹارچنگ روم کے اعتبار سے سجایا گیا تھا۔ وہاں ٹارچنگ کا جدید سامان بھی موجود تھا اور ساتھ ہی راڈز والی کرسیاں بھی۔ عمران نے ایک نظر کمرے پر ڈالی اور پھر واپس مڑ کر وہ آفس میں آیا اور اس نے بے ہوش پڑے ہوئے ماسٹر کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور ٹارچنگ روم میں آ گیا۔ اس نے ایک کرسی پر ماسٹر کو بٹھایا اور پھر عقبی دیوار کے پاس سوئچ بورڈ پر موجود چار سرخ بٹنوں میں سے ایک بٹن کو پریس کیا تو کٹاک کی آواز کے ساتھ ہی راڈز نے ماسٹر کے جسم کو جکڑ لیا۔ عمران نے ایک طرف موجود الماری کھولی تو اس کے ایک خانے میں رسی کا بنڈل موجود تھا۔ عمران رسی اٹھا کر واپس مڑا اور اس نے ماسٹر کے دونوں پیر کرسی کے پایوں کے ساتھ اس رسی کی مدد سے باندھ دیئے۔ یہ سب کارروائی اس نے اس لئے کی تھی کیونکہ ماسٹر نے اسے بتایا تھا کہ وہ ایکریمیا کا تربیت یافتہ ہے عمران ماسٹر کو باندھ کر واپس مڑا اور اس نے عقبی دروازہ کھولا تو بے اختیار چونک پڑا کیونکہ دوسری طرف ایک چھوٹی سی لفٹ موجود تھی۔ عمران دروازہ بند کر کے دوبارہ ٹارچنگ روم کی طرف آیا تو ایک طرف تپائی پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے آگے بڑھ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... عمران نے ماسٹر کے لہجے میں کہا۔

"وکی بول رہا ہوں باس۔ کاونٹر سے۔ میں نے اس لئے فون کیا ہے کہ راؤش آیا تھا لیکن آپ کی مصروفیات کی وجہ سے میں نے اسے واپس بھیج دیا ہے"...... دوسری طرف سے کاونٹر مین وکی کی آواز سنائی دی۔

"ٹھیک ہے۔ میں واقعی مصروف ہوں اور جب تک میں نہ کہوں مجھے کال مت کرنا"... عمران نے ماسٹر کے لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ آگے بڑھا اور اس نے دونوں ہاتھوں سے ماسٹر کی ناک اور منہ بند کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد ماسٹر کے جسم سے حرکت کے آثار نمایاں ہونے شروع ہوئے تو عمران نے ہاتھ ہٹا لئے اور ایک کرسی گھسیٹ کر وہ ماسٹر کی کرسی کے سامنے رکھ کر اس پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد ماسٹر نے آنکھیں کھولیں اور پھر اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے وہ صرف کسمسا کر رہ گیا تھا۔

"یہ۔ یہ۔ کیا۔ کیا مطلب۔ میں یہاں۔ تم۔ تم انسان نہیں ہو۔ تم ہرگز انسان نہیں ہو"...... ماسٹر نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ مسخ شدہ نظر آ رہا تھا۔

"ارے۔ ارے۔ کیا میرے سر پر سینگ نکل آئے ہیں"۔ عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم مشین پسٹل کی گولیوں سے بچ نکلے اور وہ بھی مجھ سے جو اڑتی ہوئی مکھی کو مار سکتا ہے"...... ماسٹر نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ کہیں دوبارہ بے ہوش نہ ہو جانا کیونکہ اسے سنگ آرٹ کہا جاتا ہے اور یہ میرے ایک پرانے دور کے سنگ ہی کی ایجاد ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"نہیں۔ نہیں۔ ایسا ممکن ہی نہیں۔ تم نے جس انداز میں اپنے آپ کو

بچایا ہے ایسا کوئی انسان کر ہی نہیں سکتا۔ پھر تم نے مجھے مار گرایا۔ مجھے ماسٹر کو جس کے سامنے ایک ساتھ چار چار بلیک بیلٹ بھی چند لمحے کھڑے نہیں رہ سکتے''...... ماسٹر نے اسی طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''بلیک اور بلیو بیلٹ کو چھوڑو۔ تم مجھے صرف یہ بتاؤ کہ اب جیمو کہاں ملے گا اور اس کا فون نمبر کیا ہے''...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''قبرص کے دارالحکومت کاشیا میں ایک کلب ہے جس کا نام ماریا کلب ہے۔ یہ قبرص کے اعلیٰ طبقے کا پسندیدہ کلب ہے۔ جیمو اس کلب کا جنرل مینجر ہے''...... ماسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اس کا فون نمبر بتاؤ''...... عمران نے کہا تو ماسٹر نے فون نمبر بھی بتا دیا

''کیا جیمو اس کلب کا مالک بھی ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''لگتا تو ایسے ہی ہے۔ ایک بار میں نے پوچھا بھی تھا لیکن اس نے بتایا کہ اس کلب کی مالک ماریا نام کی کوئی عورت ہے جو کسی کے سامنے نہیں آتی''...... ماسٹر نے جواب دیا وہ چونکہ ذہنی طور پر ماسٹر سے بہت مرعوب ہو چکا تھا اس لئے اب وہ خود ہی بتاتا چلا جا رہا تھا۔

''تفصیل سے بتاؤ کہ کیا ہوا تھا''...... عمران نے کہا تو ماسٹر نے تفصیل بتانا شروع کر دی اور عمران یہ سن کر حیران رہ گیا کہ اس جیمو نے یہاں ایک کوٹھی میں باقاعدہ مشینیں نصب کر رکھی تھیں جن کی مدد سے سردار کے ذہن کو کنٹرول کیا گیا اور فارمولا منگوا کر ان کے ذہن کو واش کر کے انہیں واپس پہنچا دیا گیا۔

''جیمو یہاں سے کب گیا تھا''...... عمران نے پوچھا۔

"وہ اسی روز رات کو چلا گیا تھا جب اس نے فارمولا حاصل کیا
تھا۔ البتہ اس کے ساتھی مشینری سمیت دوسرے روز کافرستان چلے
گئے تھے"...... ماسٹر نے جواب دیا۔

"سرداور اور بہن کے ملازم کہاں غائب ہو گئے ہیں"..... عمران نے
پوچھا۔

"انہیں اور سرداور کی بہن کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور ملازموں کی
لاشیں وہاں سے اٹھوا کر دارالحکومت سے باہر پھنکوا دی گئی
تھیں"...... ماسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور یہ کام تم نے کیا ہو گا"..... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ میرے آدمیوں نے کیا ہے۔ میں خود کچھ نہیں کرتا۔ ماسٹر
نے جواب دیا۔

"یہاں تو مشینری جام کرنے والی ریز کا سرکل موجود نہیں ہے اس
لئے یہاں میرا مشین پسٹل کام کر سکتا ہے"..... عمران نے کہا اور
اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔

"مم۔ مم۔ مجھے مت مارو۔ پلیز مجھے مت مارو"..... ماسٹر نے یکلخت
گھگھیائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ تم نے ایک بے گناہ عورت اور بے گناہ معصوم ملازموں کو
ہلاک کیا ہے اور پھر تمہاری وجہ سے پاکیشیا کا اہم ترین فارمولا اڑایا
گیا اس لئے تمہاری سزا موت ہے"..... عمران نے کہا اور اس کے
ساتھ ہی اس نے ٹریگر دبا دیا۔ تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی کمرہ
ماسٹر کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ سیدھی دل میں اتر
جانے والی گولیوں نے ماسٹر کو چیخنے کا موقع بھی نہ دیا اور اس کی
آنکھیں بے نور ہوتی چلی گئیں۔ عمران نے مشین پسٹل جیب میں ڈالا
اور عقبی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ لفٹ کے

ذریعے نیچے پہنچ کر ایک راہداری سے ہوتا ہوا کلب کی عقبی گلی میں کھلنے والے دروازے سے باہر نکل گیا اور پھر کچھ دیر بعد وہ کار میں سوار دانش منزل کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔

جیمو لمبے قد اور بھاری جسم کا مالک تھا اور اس وقت وہ اپنی رہائش گاہ کے ایک کمرے میں موجود تھا کہ اس کے ملازم نے اسے فون پیس لا کر دیا۔

"میڈم کی کال ہے جناب"..... ملازم نے فون پیس جیمو کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ تم جاؤ"..... جیمو نے فون پیس اس کے ہاتھ سے لیتے ہوئے کہا تو ملازم سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔ اس کے باہر جانے کے بعد جیمو نے فون پیس کا بٹن پریس کر دیا۔

"یس۔ جیمو بول رہا ہوں"..... جیمو نے کہا۔

"پاکیشیا میں پہلے مشن کا دوسرا حصہ مکمل کرنا ہے۔ مزید تفصیل فون پر نہیں بتائی جا سکتی اس لئے جلدی آؤ"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جیمو نے فون آف کیا اور پھر اسے دوبارہ آن کر کے اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"سن لائیٹ کلب"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کاشیا سے جیمو بول رہا ہوں۔ ماسٹر سے بات کراؤ"..... جیمو نے کہا۔

"باس ماسٹر کو ان کے سپیشل آفس میں ہلاک کر دیا گیا ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو جیمو بے اختیار اچھل پڑا۔

"کس نے ہلاک کیا ہے"..... جیمو نے کہا۔

''آپ کو تو بتایا جا سکتا ہے کیونکہ آپ باس ماسٹر کے دوست ہیں۔ ماسٹر کے پاس ایک مقامی غنڈہ ونا تھیگر آیا تھا۔ اس نے ماسٹر کی تذلیل کی تو ماسٹر نے اسے ہلاک کروا کر اس کی لاش کلب سے باہر پھنکوا دی۔ اس مقامی غنڈے کا تعلق یہاں کے ایک خطرناک ایجنٹ علی عمران سے تھا اس لئے ماسٹر کو اندیشہ تھا کہ یہ علی عمران ضرور تھیگر کا انتقام لینے آئے گا۔ چنانچہ ماسٹر نے سپیشل آفس میں خصوصی انتظام کئے اور جب علی عمران آیا تو اسے سپیشل آفس میں بھیج دیا گیا لیکن بعد میں پتہ چلا کہ علی عمران غائب ہو گیا ہے اور ماسٹر کو ہلاک کر دیا گیا ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اوہ۔ اوہ۔ کون ہے یہ علی عمران''...... جیمز نے چونک کر کہا۔

''کسی سرکاری ایجنسی سے اس کا تعلق ہے اس لئے تو ماسٹر کی موت کے باوجود مجبوراً اس سے انتقام لینے کی کوشش نہیں کی گئی ورنہ کلب بھی حوالوں سے تباہ ہو سکتا ہے''...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

''تم کون ہو۔ تم نے اپنے بارے میں نہیں بتایا''...... جیمز نے کہا۔

''میرا نام جیکب ہے اور میں ماسٹر کا نمبر ٹو ہوں۔ ماسٹر کی موت کے بعد میں نے ماسٹر کی جگہ لے لی ہے''...... اس آدمی نے کہا۔

''اوکے۔ شکریہ''...... جیمز نے کہا اور فون آف کر کے اس نے تپائی پر رکھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے سیکشن ہیڈ کوارٹر کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ سیکشن ہیڈ کوارٹر پہنچ کر اس نے کار کو مخصوص جگہ پر کھڑا کیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ماریا کے آفس کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ آفس کا دروازہ بند تھا۔ جیمز نے دروازے پر دستک دی۔

''کم ان''...... اندر سے ماریا کی ہلکی سی آواز سنائی دی تو جیمز نے دروازہ کو دبا کر کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ ماریا اپنی مخصوص چیئر پر بیٹھی

ہوئی تھی اور اس کے سامنے ایک فائل پڑی ہوئی تھی۔

"آؤ بیٹھو تیمور"..... ماریا نے مسکراتے ہوئے کہا تو تیمور سر ہلاتا ہوا میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی بات ہوتی میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ماریا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"..... ماریا نے کہا۔

"چیف کی کال ہے"..... دوسری طرف سے کہا گیا تو ماریا نے ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو۔ چیف بول رہا ہوں"..... دوسرے لمحے چیف کی بھاری آواز سنائی دی۔

"یس چیف۔ ماریا بول رہی ہوں"..... ماریا نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"تیمور نے پاکیشیا میں فارمولا جس آدمی ماسٹر کے ذریعے حاصل کیا تھا وہ ہلاک ہو گیا ہے اس لئے تیمور کو بتا دینا کہ اب وہاں رابطہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ البتہ انتہائی اشد ضرورت کے لیے وہاں ایک کلب وائٹ روز ہے اور اس کی مالکہ میڈم روزی ہے۔ بظاہر وہ عام سی اور سیدھی سادی عورت دکھائی دیتی ہے لیکن درحقیقت وہ انتہائی عیار اور تیز عورت ہے۔ وہ اپنے آپ کو خفیہ رکھ کر وہاں ہر قسم کا کام کرتی ہے اور میں نے اسے ہائر کر لیا ہے۔ ونڈر برڈ کے نام سے اسے بھاری رقم بھی پہنچا دی گئی ہے اس لئے اشد ضرورت کے تحت ونڈر برڈ کے نام سے اس سے رابطہ کیا جا سکتا ہے"..... چیف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"چیف۔ کیا وہ پاکیشیائی ہے"..... ماریا نے پوچھا۔

"نہیں۔ ایکریمین ہے لیکن طویل عرصے سے پاکیشیا میں سیٹل

ہے"...... چیف نے جواب دیا۔

"کیا وہ اعتماد پر پورا اترے گی"...... ماریا نے پوچھا۔

"ہاں۔ اس کے بارے میں سب یہی کہتے ہیں کہ وہ انتہائی بااعتماد ہے۔ جس کے ساتھ ایک بار انگیج ہو جائے پھر اس کے اعتماد پر ہمیشہ پورا اترتی ہے"...... چیف نے کہا۔

"اوکے چیف"...... ماریا نے کہا تو دوسری طرف سے بھی اوکے کہہ کر رابطہ ختم کر دیا گیا ہے تو ماریا نے رسیور رکھ دیا۔

"تمہارا چہرہ بتا رہا ہے کہ تم کچھ کہنے کے لئے بے تاب ہو رہے ہو"...... ماریا نے رسیور رکھ کر سامنے بیٹھے ہوئے جیفرے سے مخاطب ہو کر کہا۔

"چیف کہہ رہا تھا کہ پاکیشیا میں ماسٹر ہلاک ہو گیا ہے حالانکہ اسے پاکیشیا کے خطرناک ایجنٹ علی عمران نے ہلاک کیا ہے"۔ جیفرے نے کہا تو ماریا بے اختیار اچھل پڑی۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا اس بارے میں"۔ ماریا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جب آپ نے مجھے فون کر کے کہا کہ پاکیشیا میں دوبارہ مشن مکمل کرنا ہے تو میں نے پاکیشیا ماسٹر کو کال کیا۔ وہاں اس کے نمبر ٹو جیکب نے کال رسیو کی اور اس نے بتایا کہ ماسٹر کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور اسی نے بتایا کہ ماسٹر کو ہلاک کرنے والا پاکیشیا کا خطرناک ایجنٹ علی عمران ہے کیونکہ ماسٹر نے علی عمران کے ساتھی کو شدید زخمی کر دیا تھا جس کا انتقام لینے علی عمران وہاں پہنچا تھا۔ گو بقول جیکب کے ماسٹر کو پہلے سے اندیشہ تھا کہ علی عمران وہاں انتقام لینے آئے گا اور اس نے اس کے لئے وہاں خصوصی انتظام کر رکھے تھے لیکن اس کے باوجود علی

عمران کی بجائے وہ خود ہلاک کر دیا گیا"۔ جیمو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ علی عمران ماسٹر تک پہنچ گیا تھا۔ پھر یقیناً اسے تمہارے بارے میں اور تمہارے یہاں کے سیٹ اپ کے بارے میں علم ہو گیا ہو گا"...... ماریا نے کہا۔

"میرے بارے میں۔ مگر وہ کیسے۔ ماسٹر تو انتہائی با اعتماد آدمی ہے۔ وہ کسی صورت نہیں بتا سکتا"...... جیمو نے کہا۔

"مجھے چیک کرنا پڑے گا"..... ماریا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"راسکی کلب"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"راسکی سے بات کراؤ۔ ماریا بول رہی ہوں"...... ماریا نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوکے میڈم۔ ہولڈ کریں"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر خاموشی چھا گئی۔

"ہیلو۔ راسکی بول رہی ہوں"..... چند لمحوں بعد ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ماریا بول رہی ہوں راسکی۔ تم نے ایک بار مجھے بتایا تھا کہ تم پاکیشیا آتی جاتی رہتی ہو اور وہاں تمہارا کوئی بڑا سیٹ اپ بھی ہے"...... ماریا نے کہا۔

"ہاں۔ منشیات کے سلسلے میں ایک سیٹ اپ ہے۔ مگر تم کیوں پوچھ رہی ہو"..... راسکی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہاں ایک آدمی ہے علی عمران۔ کسی سرکاری ایجنسی کے متعلق ہے۔ اس کے بارے میں معلومات حاصل کرنی تھیں"۔ ماریا نے کہا۔

''مجھے تو معلوم نہیں۔ میں تو یہ نام ہی پہلی بار سن رہی ہوں۔ البتہ وہاں پاکیشیا میں ایک آدمی ہے جس سے میں کام لیا کرتی ہوں وہ انتہائی شاطر، ذہین اور تیز آدمی ہے اور وہی تمہارا کام کر سکتا ہے لیکن اسے معاوضہ دینا پڑے گا''۔۔۔۔۔۔ راکسی نے کہا۔

''ٹھیک ہے اس کا فون نمبر بتاؤ اور اسے میرے بارے میں بریف کر دینا۔ لیکن صرف اتنا کہ میں اس سے کوئی کام لینا چاہتی ہوں جس کا اسے بھاری معاوضہ ادا کیا جائے گا''۔۔۔۔۔۔ ماریا نے کہا۔

''اوکے۔ تم فون نمبر نوٹ کرو''۔۔۔۔۔۔ راکسی نے کہا اور پھر اس نے پاکیشیا کا کوڈ اور فون نمبر بتا دیا۔

''کتنی دیر بعد اسے فون کروں''۔۔۔۔۔۔ ماریا نے پوچھا۔

''دس منٹ بعد اسے فون کر لینا اور بے فکر ہو کر کام کرانا۔ وہ انتہائی بااعتماد آدمی ہے''۔۔۔۔۔۔ راکسی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ماریا نے رسیور رکھ دیا۔

''آپ کیا معلوم کرنا چاہتی ہیں میڈم''۔۔۔۔۔۔ جیمز نے کہا۔

''میں یہ معلوم کرنا چاہتی ہوں کہ کیا اس عمران نے ماسٹر کے خلاف کارروائی صرف انتقاماً کی ہے یا اس کے پیچھے اس فارمولے کا سلسلہ بھی موجود ہے''۔۔۔۔۔۔ ماریا نے کہا۔

''اس سے کیا فرق پڑتا ہے میڈم۔ اگر یہ عمران ہمارے سامنے آئے گا تو ہم اس کا بھی خاتمہ کر دیں گے''۔۔۔۔۔۔ جیمز نے کہا لیکن ماریا نے کوئی جواب نہ دیا اور پھر دس منٹ بعد اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنا شروع کر دیئے۔

''یس۔ ریڈ بو کلب''۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''میں ماریا بول رہا ہوں قبرص سے۔ سپروائزر روکی سے بات

کرائیں"...... ماریا نے کہا۔

"ہولڈ کریں"... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ وکی بول رہا ہوں"... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی لیکن لہجہ ایسا تھا جیسے کوئی منمنا کر بول رہا ہو۔

"راکسی نے تمہیں میرے بارے میں بریف کیا ہوگا۔ میرا نام ماریا ہے"...... ماریا نے کہا۔

"یس میڈم۔ آپ حکم فرمائیں"...... دوسری طرف سے اس بار انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"کیا یہ فون محفوظ ہے"... ماریا نے پوچھا۔

"او میڈم۔ ایک اور نمبر نوٹ کریں اور پھر دس منٹ بعد آپ اس نمبر پر بات کر سکتی ہیں"... وکی نے کہا اور ساتھ ہی ایک نمبر بھی بتا دیا۔

"اوکے"...... ماریا نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر دس منٹ بعد اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"وکی بول رہا ہوں"..... اس بار رابطہ قائم ہوتے ہی براہ راست وکی نے ہی فون اٹنڈ کیا تھا۔

"ماریا بول رہی ہوں"...... ماریا نے کہا۔

"یس میڈم۔ یہ فون ہر لحاظ سے محفوظ ہے"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"پاکیشیا میں کسی سرکاری ایجنسی سے متعلق ایک آدمی علی عمران ہے۔ کیا تم اس کے بارے میں جانتے ہو"...... ماریا نے کہا۔

"یس میڈم"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"وہ کون ہے اور کس ایجنسی سے اس کا تعلق ہے"...... ماریا نے پوچھا۔

"میڈم۔ وہ فری لانسر ہے اور سنٹرل انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر جنرل

کا اکلوتا بیٹا ہے لیکن علیحدہ فلیٹ میں رہتا ہے۔ سپرنٹنڈنٹ انٹیلی جنس سر فیاض کا گہرا دوست ہے اور کہا جاتا ہے کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے بھی کام کرتا ہے اور اسے انتہائی خطرناک ایجنٹ سمجھا جاتا ہے۔ بظاہر دیکھنے میں وہ بے حد معصوم ہے لیکن باتیں مسخروں جیسی کرتا ہے اور اس کی حرکتیں بھی مسخروں جیسی ہیں"۔۔۔۔۔۔ وکی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سن لائٹ کلب کے ماسٹر کی ہلاکت کا تمہیں علم ہے"۔۔۔۔۔ ماریا نے پوچھا۔

"یس میڈم۔ اور سنا یہی گیا ہے کہ ماسٹر کو ہلاک بھی اس علی عمران نے کیا ہے"۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا تم اس علی عمران کی نگرانی کر سکتے ہو"۔۔۔۔۔ ماریا نے کہا۔

"نگرانی۔ مگر کب تک"۔۔۔۔۔ وکی نے چونک کر پوچھا۔

"صرف دو ہفتوں تک"۔۔۔۔۔ ماریا نے جواب دیا۔

"نہیں میڈم۔ اتنے طویل وقت تک نگرانی نہیں کی جا سکتی۔ وہ انتہائی خطرناک آدمی ہے۔ لامحالہ اتنی طویل نگرانی وہ چیک کرے گا اور پھر میں بھی مارا جاؤں گا اور نگرانی کرنے والے بھی۔ البتہ چند گھنٹوں کی بات اور ہے"۔۔۔۔۔ وکی نے جواب دیا۔

"اوکے۔ میں پاکیشیا آ رہی ہوں پھر میں تمہیں وہاں کال کروں گی۔ تمہیں تمہارا منہ مانگا معاوضہ ملے گا"۔۔۔۔۔ ماریا نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"میڈم۔ آپ ان گھٹیا لوگوں کو درمیان میں مت ڈالیں۔ اس طرح ہم خود الجھ جائیں گے۔ ہم اپنے طور پر کام کریں گے اور اس طرح زیادہ محفوظ رہیں گے"۔۔۔۔۔ جیمو نے کہا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ اس بار ہمارا مشن کیا ہے"۔۔۔۔۔ ماریا نے کہا۔

"یس میڈم۔ آپ نے کہا تھا کہ پہلے مشن کا دوسرا حصہ ہے۔ مزید
تفصیل تو مجھے بتائی ہی نہیں گئی"...... جیمو نے کہا۔
"یہ فائل پڑھ لو"...... ماریا نے اپنے سامنے میز پر رکھی ہوئی فائل اٹھا
کر جیمو کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو جیمو نے فائل لی اور اسے کھول
کر پڑھنا شروع کر دیا۔ پوری فائل پڑھنے کے بعد اس نے فائل بند
کر کے واپس میز پر رکھ دی۔
"اب بتاؤ ہمارا یہ مشن کیسے مکمل ہو گا"...... ماریا نے پوچھا۔
"اس جزیرے سارکم کے بارے میں معلومات آپ نے حاصل کی
ہیں۔ یہاں یہ مرکز بنایا گیا ہے"...... جیمو نے کہا۔
"ہاں۔ یہ جزیرہ مکمل طور پر پاکیشیائی نیوی اور ایئر فورس کے قبضے میں
ہے اور وہاں ایئر فورس کا ایک بڑا میزائل اڈہ ہے جبکہ وہ جگہ جہاں
سرامکس ریز کا مرکز بنایا گیا ہے اس کے بارے میں صرف اتنا
معلوم ہو سکا ہے کہ یہ آرمی کی تحویل میں ہے اور یہ عمارت چاروں
طرف سے ریڈ بلاکس سے بنائی گئی ہے۔ البتہ اس کا نشریاتی ٹاور کسی
اور جگہ ہے جس کا علم کسی کو نہیں۔ ریز یہاں سے اس ٹاور تک پہنچتی ہیں
اور پھر وہاں سے فضا میں پھیل جاتی ہیں"...... ماریا نے کہا۔
"میڈم پھر تو یہ مشن انتہائی آسانی سے مکمل ہو سکتا ہے۔ تمام تر
حفاظت اس مرکز کی ہو رہی ہو گی جبکہ ہم آسانی سے اس ٹاور کو میزائل
سے اڑا سکتے ہیں اور ٹاور بنانے اور اس پر ریز ایڈجسٹ کرنے کے
اقدامات کرنے میں جتنی بھی یہ لوگ جلدی کریں گے ایک دو ہفتے تو
لگ ہی جائیں گے اور اس دوران اسرائیل اور کافرستان پاکیشیا پر
آسانی سے ایٹمی حملہ کر کے اسے تباہ کر سکتے ہیں"...... جیمو نے جواب
دیتے ہوئے کہا۔
"لیکن اس ٹاور کو تلاش کیسے کیا جائے"...... ماریا نے کہا تو جیمو نے

بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ ظاہر ہے یہ انتہائی اہم سوال تھا۔

"اوہ واقعی میڈم۔ یہ سوال انتہائی اہم ہے۔ ایسا ہو سکتا ہے کہ ہم وہاں پر کام کرنے والے کسی اہم آدمی کا سراغ لگائیں اور پھر اس پر تشدد کر کے اس سے معلومات حاصل کریں۔ آخر یہ لوگ وہاں سے باہر تو آتے جاتے ہوں گے"...... جیمز نے کہا تو ماریا کا چہرہ یکلخت مسرت سے چمک اٹھا۔

"ویری گڈ۔ جیمز تم نے واقعی بے حد ذہانت سے بھرپور جواب دیا ہے۔ ویری گڈ۔ اب یہ کام پہلے کی طرح تم نے کرانا ہے"۔ ماریا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں میڈم۔ میں سیکشن سمیت علیحدہ رہوں گا اور آپ علیحدہ"...... جیمز نے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ مگر تمہارا مجھ سے اس وقت تک کوئی رابطہ نہیں ہو گا جب تک مشن مکمل نہ ہو جائے کیونکہ میں اس عمران کی نگرانی کروں گی"...... ماریا نے کہا۔

"اوکے میڈم"...... جیمز نے کہا تو ماریا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو احتراماً اٹھ کھڑا ہوا اور عمران اپنی مخصوص کرسی پر جا کر بیٹھ گیا۔

"کیا ہوا عمران صاحب۔ آپ بے حد سنجیدہ ہیں"...... سلام دعا کے بعد بلیک زیرو نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"بہت بڑا ظلم ہوا ہے پاکیشیا کے ساتھ اور ہم بے خبر رہے"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"داور بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے سر داور کی آواز سنائی دی

تو عمران بے اختیار چونک پڑا کیونکہ سرداور کے لہجے میں عجیب سی طمانیت اور تشکر سا تھا۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ کیا آپ نے معلوم کیا ہے کہ کون سا فارمولا غائب ہوا ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں اور اللہ تعالیٰ کا جس قدر شکر ادا کیا جائے کم ہے ورنہ میں اپنے آپ کو کبھی معاف نہ کرتا"...... سرداور نے کہا۔

"کیا مطلب"...... عمران نے چونک کر کہا تو بلیک زیرو کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"عمران بیٹے۔ سرامکس ریز کا اصل فارمولا غائب نہیں ہوا۔ وہاں سپیشل سیف میں اس کے دو فارمولے تھے۔ ایک تو وہ جس میں ابتدائی تھیوری تھی جبکہ دوسرا وہ جو فائنل تھا۔ البتہ ابتدائی فارمولا غائب ہے اور اس ابتدائی فارمولے سے سرامکس ریز تیار کرنے کے لئے انہیں کم از کم چار پانچ سال لگ جائیں گے اور ہوسکتا ہے وہ اسے تیار ہی نہ کر سکیں۔ البتہ اگر فائنل فارمولا ان کے ہاتھ لگ جاتا تو وہ اسے چند ہفتوں میں ہی تیار کر سکتے تھے ایک اور بات قابل ذکر ہے کہ اس ابتدائی فارمولے میں اس جزیرے کا ذکر موجود ہے یہاں سے یہ سرامکس ریز پاکیشیا کے گرد پھیلائی گئی ہیں"...... سرداور نے کہا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ وہ اس مرکز کے خلاف بھی کام کر سکتے ہیں"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ کیونکہ جو فارمولا ان کے ہاتھ لگا ہے اسے تیار کرنے میں انہیں کئی سال لگ سکتے ہیں اس لئے یہ بھی تو ہوسکتا ہے کہ وہ اس مرکز کو تباہ کر کے اس حصار کو بریک کرنے کی کوشش کریں تاکہ وہ پاکیشیا پر ایٹمی حملہ کرنے میں کامیاب ہوسکیں"...... سرداور نے کہا تو عمران

بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ آپ نے انتہائی اہم بات سوچی ہے۔ کیا اس ابتدائی فارمولے میں اس مرکز کی جو تفصیل ہے موجودہ مرکز وہیں پر ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ پہلے وہاں مرکز بنایا گیا تھا لیکن جب وہاں ابتدائی تجربات کئے گئے تو وہاں سے پاکیشیا کے گرد حصار مکمل نہ ہو سکا اسلئے اس جگہ کو تبدیل کر دیا گیا اور اب یہ مرکز وہاں نارکم جزیرے پر نہیں ہے۔ البتہ وہی عمارت جو اس مرکز کے لئے بنائی گئی تھی وہ وہاں موجود ہے اور اسے آرمی کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ اب وہاں آرمی کا ورلڈ نشریاتی رابطہ مرکز ہے"...... سرداور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو اصل مرکز کہاں ہے اور اس کی حفاظت کا انتظام کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اصل مرکز شمال مغرب میں واقع جزیرے کاشو میں ہے لیکن ان ریز کا نشریاتی ٹاور کاشو میں نہیں ہے بلکہ کاشو کے نزدیک ایک چھوٹا سا ویران ٹاپو ہے جہاں کوئی نہیں رہتا اس ٹاپو پر وہ نشریاتی ٹاور ہے۔ لیکن اس ٹاور کو اس انداز سے بنایا گیا ہے کہ اسے چیک نہیں کر سکتا۔ میں تمہیں بتا دیتا ہوں کہ وہ ایک اونچے مصنوعی درخت کی شکل میں ہے جو ہر لحاظ سے اصل دکھائی دیتا ہے۔ اس مصنوعی درخت کی شاخوں اور تنے میں ان ریز کو نشر کرنے کے تمام انتظامات مکمل کئے گئے ہیں"...... سرداور نے کہا تو عمران کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

"واقعی۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ بہر حال اب آپ اصل فارمولا چیف کو بھجوا دیں تاکہ اسے محفوظ رکھا جا سکے ورنہ جو لوگ پہلے ابتدائی فارمولا لے اڑے ہیں وہ دوبارہ بھی کوشش کر سکتے

ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے"..... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اللہ حافظ کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اس بار اس کے چہرے پر چھائی ہوئی سنجیدگی کی تہہ خاصی کم ہو گئی تھی۔

"عمران صاحب۔ یہ کیا سلسلہ ہے"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اسے تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ واقعی اللہ تعالیٰ کا کرم ہو گیا ہے۔ لیکن اب وہ ابتدائی فارمولا بھی تو واپس حاصل کرنا ہو گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن ابھی تک جو معلومات سامنے آئی ہیں ان سے تو یہی پتہ چلتا ہے کہ یہ فارمولا قبرص کی سرکاری ایجنسی نے حاصل کیا ہے۔ جبکہ پہلے میرا خیال تھا کہ یہ کام کافرستانی ایجنسی کا ہو گا"..... عمران نے کہا۔

"مگر عمران صاحب۔ قبرص اس فارمولے کا کیا کرے گا"۔ بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ کام یقیناً اسرائیل کا ہو گا لیکن اس نے استعمال قبرص کو کیا ہے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"پھر تو ابتدائی فارمولا فوراً واپس حاصل کرنا چاہئے۔ اسرائیلی سائنسدان تو اس پر دن رات کام کر کے اسے جلد از جلد تیار کرنے کی کوشش کریں گے اور اسرائیل کے پاس انتہائی ماہر سائنسدان موجود ہیں جن کے لئے اس فارمولا کو تیار کرنا مشکل کام نہیں ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ لیکن یہ تو معلوم ہو کہ فارمولا اب کہاں پہنچ چکا ہے۔ تم وہ سرخ ڈائری مجھے دو"....... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے میز کی دراز کھول کر اس میں سے سرخ جلد والی ضخیم

ڈائری نکال کر عمران کی طرف بڑھا دی۔ عمران نے ڈائری کھولی اور اس کے صفحے پلٹنے شروع کر دیئے اور پھر کافی دیر بعد ایک صفحے پر اس کی نظریں جم گئیں۔ اس نے ڈائری بند کر کے میز پر رکھی اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے پہلے انکوائری سے پاکیشیا سے قبرص اور اس کے ساتھ ہی قبرص کے دارالحکومت کاشیا کا رابطہ نمبر معلوم کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"مارشل جیم کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ مارشل سے بات کراؤ"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا سے۔ اوہ اچھا۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے چونک کر اور قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو۔ مارشل بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"آپ کی ڈگریوں کی وجہ سے میں نے آپ کو پہچان لیا ہے ورنہ آپ کا نام تو میرے ذہن سے ہی اتر گیا تھا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"وہ اس لئے کہ اس سے پہلے کبھی قبرص کی کسی سرکاری ایجنسی سے کوئی تعلق ہی پیدا نہیں ہوا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو اب کوئی تعلق پیدا ہو گیا ہے۔ مگر وہ کیسے۔ قبرص کا پاکیشیا سے کیا تعلق ہو سکتا ہے"...... مارشل نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے

میں کہا۔
"یہی تعلق تو تم سے معلوم کرنا ہے"..... عمران نے کہا۔
"کیا مطلب۔ تفصیلات کیا ہیں"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"قبرص میں ایک آدمی جس کا نام جیمز ہے اور اس کا تعلق قبرص کی کسی سرکاری ایجنسی سے ہے بتایا گیا ہے کہ وہ قبرص میں ماریا کلب کا منیجر ہے اور اس آدمی نے پاکیشیا سے ایک انتہائی اہم فارمولا چوری کیا ہے۔ تم نے یہ معلوم کرنا ہے کہ یہ کام کس سرکاری ایجنسی کا ہے اور فارمولا اس وقت کہاں ہے۔ اس کام کا معاوضہ تمہیں منہ مانگا ملے گا"..... عمران نے کہا۔
"اتنا تو مجھے معلوم ہے عمران صاحب کہ جیمز کا تعلق سرکاری ایجنسی سوزانو سے ہے اور سوزانو کا ایک سیکشن ہے جس کی انچارج ماریا ہے اور جیمز اس ماریا سیکشن کا نمبر ٹو ہے۔ اس سیکشن کا سارا کام جیمز ہی کرتا ہے۔ جبکہ ماریا صرف پلاننگ کرتی ہے۔ ویسے ماریا اور جیمز دونوں بے حد ذہین اور تربیت یافتہ ایجنٹ ہیں۔ سوزانو کا یہ سیکشن آج تک کسی بھی مشن میں ناکام نہیں ہوا۔ لیکن ان کا دائرہ کار یورپ اور ایکریمیا تک رہا ہے۔ پہلی بار آپ بتا رہے ہیں کہ انہوں نے پاکیشیا میں کام کیا ہے"..... مارشل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"یہ سب تو ٹھیک ہے لیکن مجھے اس فارمولے کو فوری حاصل کرنا ہے"..... عمران نے کہا۔
"ٹھیک ہے۔ آپ ایک لاکھ ڈالر بھجوا دیں میرا بنک اکاؤنٹ اور بنک کے بارے میں تفصیلات نوٹ کر لیں۔ دو گھنٹے بعد آپ تفصیل معلوم کر سکتے ہیں"..... مارشل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بنک کا نام اور بنک اکاؤنٹ کے بارے میں بتا دیا۔
"اوکے۔ معاوضہ پہنچ جائے گا لیکن معلومات حتمی ہونی

چاہئیں"۔ عمران نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں عمران صاحب۔ میں سمجھتا ہوں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے او کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"کیا اس کا نیٹ ورک اسرائیل میں بھی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ اسرائیل میں اس کا خاصا بڑا نیٹ ورک ہے اور یہ خصوصی طور پر وہاں لیبارٹریز کے سلسلے میں ہی کام کرتا ہے۔ تم اسے فوراً رقم بجھوادو"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ دو گھنٹے بعد عمران نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"مارشل گیم کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ مارشل سے بات کراؤ۔ علی عمران نے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ مارشل بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد مارشل کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں پاکیشیا سے۔ رقم تمہارے اکاؤنٹ میں پہنچ گئی ہے یا نہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ عمران صاحب۔ رقم پہنچ گئی ہے مجھے ابھی اطلاع ملی ہے۔ بے حد شکریہ"...... مارشل نے کہا۔

"ہمارا کام کس حد تک مکمل ہوا ہے"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ ماریا ایکشن نے واقعی پاکیشیا میں کام کیا ہے۔ ماریا اور اس کا پورا ایکشن ایک ہفتہ پاکیشیا میں رہا اور فارمولا انہوں نے

سوزانو کے چیف وکٹر بارڈ کو دیا۔ وکٹر بارڈ نے یہ فارمولا قبرص کے چیف سیکرٹری کو پہنچایا اور چیف سیکرٹری کے آفس سے معلوم ہوا ہے کہ یہ فارمولا اسرائیل کے پریذیڈنٹ ہاؤس میں اسرائیل کے پریذیڈنٹ کو پہنچایا گیا ہے۔ اس کے بعد جو معلومات حاصل ہوئی ہیں۔ ان کے مطابق فارمولا اسپیشل ڈیفنس سیکورٹی ہارووڈ کے ذریعے اسرائیل کی ایک اسپیشل لیبارٹری جو تھیونا میں واقع ہے وہاں پہنچایا گیا ہے''...... مارشل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ بلیک زیرو کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''گڈ شو مارشل۔ تم نے واقعی ہی کام کیا ہے۔ اب اس لیبارٹری کے متعلق تفصیل بتاؤ''...... عمران نے کہا۔

''یہ لیبارٹری انتہائی خفیہ ہے۔ اس بات کا علم بھی اس لئے ہوا کہ اسپیشل ڈیفنس سیکرٹری پریذیڈنٹ ہاؤس سے سرکاری ہیلی کاپٹر پر براہ راست تھیونا گئے اور وہاں ملٹری ایئر پورٹ پر ہیلی کاپٹر اتر گیا۔ جہاں سے وہ ایک عام سی کار میں بیٹھ کر چلے گئے اور پھر ان کی واپسی آدھے گھنٹے بعد ہوئی۔ انہوں نے اسرائیلی پریذیڈنٹ کو جو رپورٹ دی اس میں صرف اتنا کہا گیا کہ فارمولا ڈاکٹر کراؤن کو پہنچا دیا گیا ہے۔ یہ سارا کام چونکہ اسپیشل سیکرٹری نے اپنے طور پر کیا ہے۔ اس لئے مزید معلومات حاصل نہیں ہو سکیں۔ البتہ ایک اور بات کا علم ہوا ہے''...... مارشل نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

''وہ کیا''...... عمران نے کہا۔

''ماریا کیشن دوبارہ پاکیشیا میں کام کرنے جا رہا ہے اور وہ کسی بھی وقت یہاں سے روانہ ہو سکتے ہیں''...... مارشل نے کہا۔

''کیا کام''...... عمران نے کہا۔

"اس بارے میں بھی معلومات مل سکتی ہیں مگر"...... مارشل نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تم نے واقعی ہی کام کیا ہے۔ بے فکر رہو اس کام کا معاوضہ بھی تمہیں پہلے جتنا ہی ملے گا"...... عمران نے کہا۔

"اوہ شکریہ عمران صاحب۔ مجھے یہ معلومات حاصل کرنے کے لئے بھاری رقم ادا کرنا پڑی ہے"...... مارشل نے کہا۔

"میں سمجھتا ہوں۔ مگر تم تفصیل بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ پاکیشیا سے جو فارمولا حاصل کیا گیا ہے اس پر کام کرنے میں انہیں طویل عرصہ لگ جائے گا اس لئے یہ طے کیا گیا ہے کہ پاکیشیا میں کسی ریز کا حصار ہے اس لئے اس کے مرکز کو ٹریس کر کے تباہ کر دیا جائے تاکہ اسرائیل اس سے فائدہ اٹھا سکے اور کام بھی ماریا کیشن نے مکمل کرنا ہے"...... مارشل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا

"ٹھیک ہے۔ اب تم جیمز کا حلیہ، قد و قامت اور اس ماریا کے بارے میں تفصیلات بتا دو"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ یہ لوگ میک اپ کے ماہر ہیں۔ بہر حال میں ان کے متعلق تفصیل بتا دیتا ہوں"...... مارشل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تفصیل بھی بتا دی۔

"کیا ایسا ممکن ہے کہ جب یہ لوگ وہاں سے روانہ ہوں تو تم مجھے اطلاع دے سکو"...... عمران نے کہا۔

"نہیں عمران صاحب۔ کیونکہ میرے پاس نگرانی کا کوئی سیٹ اپ نہیں ہے۔ میں صرف معلومات حاصل کرتا ہوں"...... مارشل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ بے فکر رہو مزید رقم تمہیں پہنچ جائے گی"...... عمران نے کہا

اور اوکے کہہ کر اس نے رسیور رکھ دیا۔

"مارشل نے انتہائی کم وقت میں اہم معلومات فراہم کی ہیں لہذا اسے مزید رقم بھجوا دینا"..... عمران نے بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب آپ کا کیا پروگرام ہے"..... بلیک زیرو نے عمران سے پوچھا۔

"ہم نے فارمولا بھی حاصل کرنا ہے اور یہاں اس ماریا یکشن کے خلاف بھی کام کرنا ہے۔ یہ لوگ یقیناً یہاں سرامکس ریز کے حصار کو بریک کرنے کے مشن پر آ رہے ہوں گے"..... عمران نے کہا۔

"میرے خیال میں زیادہ اہم کام اس فارمولے کی واپسی ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"دونوں کام بہت ضروری ہیں کیونکہ اگر فارمولا اسرائیل کے پاس رہا تب بھی پاکیشیا شدید خطرے میں رہے گا اور اگر یہاں سرامکس ریز کے حصار کو بریک کیا گیا تو اسرائیل اور کافرستان ایک لمحہ توقف کئے بغیر پاکیشیا پر ایٹمی حملہ کر دیں گے"..... عمران نے کہا۔

"تو پھر آپ نے کیا سوچا ہے"..... بلیک زیرو نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ جولیا کی سربراہی میں ایک ٹیم اسرائیل بھجوا دوں اور خود یہاں رہ کر کام کروں۔ لیکن اسرائیل میں کام کرنا انتہائی مشکل ہے کیونکہ معمولی سی غلطی سے بھی ناقابل تلافی نقصان پہنچ سکتا ہے"..... عمران نے کہا۔

"آپ اگر مجھے اجازت دیں تو میں اکیلا جا کر وہاں مشن پر کام کر لیتا ہوں"..... بلیک زیرو نے کہا۔

یہ اکیلے کا کام نہیں ہے کیونکہ اسرائیل کے صدر کو بخوبی علم ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس فارمولے کے حصول کے لئے کسی بھی وقت اسرائیل پہنچ سکتی ہے اس لئے نہ صرف اس لیبارٹری کی انتہائی سخت

حفاظت ہو رہی ہے بلکہ ہمارے لئے بھی اسرائیل میں ریڈ الرٹ کر دیا گیا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے عمران صاحب۔ آپ کو خود وہاں جانا چاہئے۔ آپ بے فکر رہیں ہم یہاں اس ماریا کیشن کو سنبھال لیں گے"........ بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا اور پھر اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی جولیا کی آواز سنائی دی۔

"اسرائیل میں ایک اہم اور فوری مشن درپیش ہے جبکہ قبرص کی ایک ایجنسی یہاں پاکیشیا میں بھی ایک اہم مشن کے لئے کسی بھی وقت یہاں پہنچ سکتی ہے اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ عمران کی سربراہی میں ایک ٹیم اسرائیل بھیجی جائے جس میں صالحہ، صدیقی، نعمانی، خاور، اور چوہان شامل ہوں گے جبکہ تم یہاں پاکیشیا میں رہ کر سیکرٹ سروس کے دیگر ارکان کی سربراہی کرو گی"...... عمران نے کہا۔

"اوکے باس"...... جولیا نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"تم ممبران کو اطلاع کر دو۔ عمران کسی بھی وقت ان سے رابطہ کرے گا"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"آپ نے تو اس بار ساری ٹیم ہی تبدیل کر دی"۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہاں مشن فارمولے سے زیادہ اہم ہے۔ میرا دل تو چاہتا تھا کہ پہلے یہاں کا مشن مکمل کروں پھر اسرائیل جاؤں لیکن یہ لوگ نہ جانے کب یہاں پہنچیں اس لئے مجھے ہی اسرائیل جانا پڑ رہا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"یہ زیادہ بہتر رہے گا" ...... بلیک زیرو نے کہا۔

"میں جولیا، صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر کو یہاں اس لئے تو چھوڑ رہا ہوں کہ یہ زیادہ آسانی سے معاملات کو سنبھال سکتے ہیں۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"میں صفدر بول رہا ہوں" ...... رابطہ قائم ہوتے ہی صفدر کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو" ..... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر" ...... دوسری طرف سے صفدر کا لہجہ بے حد مودبانہ ہو گیا۔

"جولیا نے تمہیں نئے مشن کے بارے میں آگاہ کر دیا ہے۔ عمران نے کہا۔

"یس سر۔ ابھی ان کا فون آیا تھا" ..... صفدر نے جواب دیا۔

"میں نے تم چاروں کو یہاں رکھنے کا فیصلہ اس لئے کیا ہے کہ اسرائیل سے زیادہ اہم مشن یہاں کا ہے اور مجھے تم چاروں پر مکمل اعتماد ہے کہ تم لوگ زیادہ آسانی سے معاملات کو سنبھال لو گے"۔ عمران نے کہا۔

"یہ آپ کی مہربانی ہے باس کہ آپ ہم پر اتنا اعتماد کرتے ہیں۔ لیکن باس مشن کیا ہے" ..... صفدر نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"مشن کے بارے میں عمران تمہیں بریف کرے گا" ..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"آپ نے بتا دینا تھا" ...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اگر میں صفدر کو بتا دیتا تو جولیا کے دل میں خواہ مخواہ کھٹک پیدا ہو جاتی کہ اسے صفدر کے مقابلے میں نظر انداز کیا جا رہا ہے" ..... عمران نے کہا۔

"آپ واقعی انتہائی باریک باتوں کا بھی خیال رکھتے ہیں۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بحیثیت ایکسٹو مجھے ہر بات کا خیال رکھنا پڑتا ہے یہ اور بات ہے کہ بحیثیت علی عمران مجھ پر الزام لگایا جاتا ہے کہ میں دوسروں کے جذبات واحساسات کا سرے سے خیال ہی نہیں رکھتا"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"بحیثیت ایکسٹو تو آپ پر یہ الزام زیادہ سختی سے لگایا جاتا ہے کہ ایکسٹو سرے سے جذبات واحساسات سے ماورا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے مسکراتے ہوئے سر ہلایا اور ایک بار پھر رسیور اٹھا کر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر" جولیا نے جواب دیا۔

"تم اپنی ٹیم کو فلیٹ پر کال کر لو میں عمران کو وہاں بھیج رہا ہوں تاکہ وہ تمہیں ایک انتہائی اہم مشن کی تفصیلات سے آگاہ کر دے۔ عمران نے کہا۔

"اور دوسری ٹیم کا کیا ہو گا باس"...... جولیا نے کہا۔

"اسے عمران خود ڈیل کرے گا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"میں لائبریری سے پہلے یہ تو معلوم کر لوں کہ تھیوٹا نام کا علاقہ اسرائیل کے کس حصے میں ہے۔ کیونکہ یہ نام پہلی بار سامنے آیا ہے"...... عمران نے کرسی اٹھتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور عمران تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا لائبریری کی طرف بڑھتا

چلا گیا۔

ماریا اپنے سیکشن کے ہیڈ کوارٹر میں بیٹھی ایک فائل پر کام کر رہی تھی کہ سامنے پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ماریا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ماریا بول رہی ہوں"...... ماریا نے کہا۔

"ہنری بول رہا ہوں میڈم" دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی تو ماریا بے اختیار چونک پڑی۔

"یس۔ کوئی خاص بات"...... ماریا نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میڈم آپ کے سیکشن کے بارے میں پاکیشیا سے معلومات حاصل کی گئی ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ماریا بے اختیار اچھل پڑی۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"میرے سیکشن کے بارے میں معلومات۔ کیا مطلب"۔ ماریا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"چیف کے بارے میں پوچھا گیا اور آپ کے بارے میں اطلاعات مہیا کی گئی ہیں"...... ہنری نے کہا۔

"میڈم آپ کو تو معلوم ہے کہ ہمارا تو یہ بزنس ہے"...... ہنری نے کہا۔

"ہاں مجھے معلوم ہے۔ تم بے فکر رہو۔ تمہارا معاوضہ تمہیں پہنچ جائے گا"...... ماریا نے کہا۔

"تھینک یو میڈم"...... ہنری نے کہا اور پھر اس نے پاکیشیا سے علی عمران نام کے آدمی کی کال آنے اور اسے مہیا کی جانے والی معلومات کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

"یہ معلومات کس نے مہیا کی ہیں"...... ماریا نے ہونٹ چباتے

ہوئے کہا۔

"سوری میڈم یہ ہمارا بزنس سیکرٹ ہے البتہ آپ جانتی ہیں کہ ہم حتمی بات کرتے ہیں اگر آپ چاہیں تو اس گفتگو کا ٹیپ بھی آپ کو مہیا کیا جا سکتا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے ٹیپ بھجوا دو معاوضہ بھی تمہارا آدمی لے جائے گا"...... ماریا نے کہا۔

"او کے میڈم"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ رابطہ ختم ہو گیا تو ماریا نے رسیور رکھ دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تمام معاملات اوپن ہو گئے ہیں۔ ویری بیڈ اب تو وہاں پاکیشیا سیکرٹ سروس ہمارے مقابلے کے لئے تیار ہو گی"...... ماریا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے تین نمبر پریس کر دیے۔

"جیمز بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے جیمز کی آواز سنائی دی۔

"میرے آفس میں آؤ جیمز فوراً"...... ماریا نے کہا۔

"یس میڈم"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور ماریا نے رسیور رکھ دیا اور پھر اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے کئی نمبر پریس کر دیے۔

"یس میڈم"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ہنری کا آدمی ایک ٹیپ لے کر آ رہا ہے اس سے ٹیپ لے لینا اور اس کا مقرر کردہ معاوضہ اسے ادا کر دینا۔ پھر یہ ٹیپ اور ٹیپ ریکارڈ میرے آفس میں بھجوا دینا"...... ماریا نے کہا۔

"یس میڈم"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور ماریا نے رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور جیمز اندر داخل ہوا۔

"بیٹھو جیمز"...... ماریا نے کہا اور جیمز خاموشی سے میز کی دوسری طرف

موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔

"پاکیشیا کے لئے تیاری مکمل کر لی گئی ہے یا نہیں"...... ماریا

"یس میڈم کاغذات کے تین سیٹ تیار کر لئے گئے ہیں اور وہاں ایک رئیل اسٹیٹ کے ذریعے دو مختلف کالونیوں میں دو کوٹھیاں بھی لے لی گئی ہیں۔ جہاں کاروں کے ساتھ ساتھ ضرورت کا تمام سامان موجود ہے"...... جیمز نے کہا۔

"اس جزیرے کے بارے میں کیا کیا ہے"...... ماریا نے کہا۔

"میڈم میرا خیال ہے کہ چیف نے جس مادام روزی کے بارے میں ٹپ دی تھی اس کے ذریعے اپنے مطلب کے آدمی سے رابطہ کیا جائے"...... جیمز نے کہا اور اس سے پہلے کہ ماریا کوئی جواب دیتی دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا اس کے ایک ہاتھ میں جدید ساخت کا ٹیپ ریکارڈ موجود تھا۔ اس نے ٹیپ ریکارڈ ماریا کے سامنے میز پر رکھا اور پھر جیب سے ایک ٹیپ نکال کر میز پر رکھ دیا اور سلام کر کے واپس چلا گیا۔

"یہ کیا ہے میڈم"...... جیمز نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو ماریا نے اسے ہنری سے ہونے والی تمام بات چیت بتا دی۔

"میرے بارے میں پوچھ گچھ ہوئی ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ میں تو وہاں رابرٹ کے نام سے رہا ہوں"...... جیمز نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

یہ بات ماسٹر کی وجہ سے سامنے آئی ہے۔ ماسٹر تمہیں ذاتی طور پر جانتا تھا۔ اس نے تمہارے اصل نام اور کلب کے بارے میں اس پاکیشیائی عمران کو بتا دیا اور اس پاکیشیائی نے یہاں کاشیا میں کسی سے معلومات حاصل کیں۔ تمہیں معلوم ہے کہ ہنری کا کاروبار یہی ہے کہ وہ غیر ملکی فون اور ٹرانسمیٹر کالیں ٹیپ کرتا رہتا ہے اور اہم گفتگو وہ

متعلقہ آدمی کو بھاری قیمت پر فروخت کرتا ہے اس لئے اس نے اس کال کو بھی ٹیپ کیا اور چونکہ اس میں میرے سیکشن کا ذکر موجود تھا اس لئے اس نے معاوضہ وصول کر کے یہ ٹیپ مجھے بھجوا دیا ہے تم اس ٹیپ کو ریکارڈ میں لگا کر اسے آن کرو تا کہ ہم خود فون پر ہونے والی گفتگو سن سکیں اور اگر تم معلومات دینے والے کی آواز پہچان سکو تو اور بھی اچھا ہے"...... ماریا نے کہا تو جیمو نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اٹھ کر ریکارڈ میں ٹیپ لگایا اور پھر اس کا بٹن آن کر دیا۔ بیٹری سے چلنے والے ریکارڈ سے پہلے سرسر کی آواز سنائی دی پھر اچانک ایک مردانہ آواز ابھری۔

"کیا رپورٹ ہے"...... بولنے والے کا لہجہ بے حد شگفتہ سا تھا اور پھر دوسری آواز سنائی دی اس کے بعد طویل گفتگو کا سلسلہ شروع ہو گیا تو جیمو نے ہاتھ بڑھا کر ریکارڈ آف کر دیا۔

"یہ معلومات مہیا کرنے والا آدمی کون ہے کیا تم اسے پہچان سکے ہو"...... ماریا نے کہا۔

میڈم ہنری بے حد کائیاں اور شاطر آدمی ہے اس نے اس ٹیپ کو باقاعدہ ایڈیٹ کیا ہے اور نام وغیرہ نکال دیئے ہیں اور مجھے یقین ہے کہ اس نے مخصوص آلات کی مدد سے معلومات دینے والے کی آواز اور لہجے میں بھی تبدیلی پیدا کر دی ہے تا کہ ہم پہچان کر اس کے خلاف کوئی کارروائی نہ کر سکیں۔ کیونکہ اس طرح اس کا بزنس ختم ہو سکتا ہے"...... جیمو نے جواب دیا۔

"چلو اسے چھوڑو۔ لیکن میرا خیال ہے کہ اس ٹیپ کو سننے کے بعد تمہیں اپنا منصوبہ تبدیل کرنا پڑے گا"...... ماریا نے کہا۔

میڈم اسرائیل میں جو ہوتا رہے گا ہمیں اس سے کوئی دلچسپی نہیں ہے اور اس گفتگو سے یہ بات بہرحال طے ہو گئی ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ

اب اس فارمولے کے حصول کے لئے اسرائیل کا رخ کریں گے۔ اس لئے اسرائیلی جانیں اور ان کا کام۔ باقی رہا ہمارا مشن تو ہم نے اس انداز میں مشن مکمل نہیں کرنا جس انداز میں دوسرے ایجنٹ کرتے ہیں ہم نے تو اطمینان سے ایک آدمی کا سراغ لگانا ہے جو اس مرکز میں کام کرتا ہے پھر اس سے معلومات حاصل کرنی ہیں کہ ان ریز کا نشریاتی ٹاور کہاں ہے اس کے بعد ہم نے اس ٹاور کو میزائل سے اڑا دینا ہے اور بس ہمارا مشن مکمل ہو جائے گا۔ ایسی صورت میں پاکیشیائی سیکرٹ سروس یا کوئی اور کیا کرے گا"۔ جیمو نے کہا۔

"گڈ پلاننگ جیمو۔ تمہاری بات نے واقعی میرے تمام خدشات ختم کر دیئے ہیں۔

آگے جاری ہے